The Sardisean Church Age

سردیس کا کلیسیائی زمانہ

فرمودہ از:

ولیم میرئین برنہم

مترجم: بھائی نوبل ایس گل

Publisher: Pastor Javed George

End Time Message Beliveres Ministry Pakistan.

We are thankful to Gospel Way Outreach ;Kaiapoi,

New Zealand. They have given us helping hand to publish the books.

Because this church has helped us to spread the End Time Message,

which was given to Brother William Marrion Branham

The Sardisean Church Age

سردیس کا کلیسیائی زمانہ

مکاشفہ 3:1-6

243-1 اور سردیس کی کلیسیا کے فرشتہ کو یہ لکھ کہ جس کے پاس خُدا کی سات روحیں ہیں اور سات ستارے ہیں۔ وہ یہ فرماتا ہے کہ میں تیرے کاموں کو جانتا ہوں کہ تو زندہ کہلاتا ہے اور ہے مردہ۔ جاگتا رہ اور ان چیزوں کو جو باقی ہیں اور جو مٹنے کو تھیں مضبوط کر کیونکہ میں نے تیرے کسی کام کو اپنے خُدا کے نزدیک پورا نہیں پایا۔ پس یاد کر کہ تو نے کس طرح تعلیم پائی، اور سنی تھی اور اس پر قائم رہ اور توبہ کر اور اگر تو جاگتا نہ رہے گا تو میں چور کی طرح آؤں گا اور تجھے ہرگز معلوم نہ ہوگا کہ کس وقت تجھ پر آ پڑوں گا۔ البتہ سردیس میں تیرے ہاں تھوڑے سے ایسے شخص ہیں۔ جنہوں نے اپنی پوشاک آلودہ نہیں کی۔ وہ سفید پوشاک پہنے ہوئے میرے ساتھ سیر کریں گے کیونکہ وہ اس لائق ہیں۔ جو غالب آئے اسے اسی طرح سفید پوشاک پہنائی جائے گی۔ میں اسکا نام کتابِ حیات سے ہرگز نہ کاٹونگا۔ بلکہ اپنے باپ اور اس کے فرشتوں کے سامنے اس کے نام کا اقرار کرونگا۔ جس کے کان ہوں۔ وہ سنے کہ رُوح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔

سردیس شہر

243-2 سردیس قدیم لدیا کا دارالسلطنت تھا۔ یہ لدیا کے بادشاہوں کے ہاتھوں سے ہوتا ہوا فارس اور اس کے بعد سکندر اعظم کے زیرِ تسلط رہا۔ اسے اینٹیوکس ANTIOCHUS اعظم نے برباد کر دیا۔ اس کے بعد پرگمن کے بادشاہ نے رومیوں کے قبضہ میں جانے تک اس پر راج کیا تبریاس کے دور میں یہ زلزلوں اور آفات کے باعث ویران ہوگیا۔ آج یہ نا قابل سکونت اور کھنڈرات کا ڈھیر بنا پڑا ہے۔

243-3 کسی وقت یہ شہر تجارتی لحاظ سے بہت ہی اہم تھا۔ پلنی کہتا ہے کہ اون کو رنگنے کے فن کی ایجاد یہاں سے ہوئی۔ یہ اون رنگنے اور قالین بانی کا مرکز تھا۔ اسی علاقہ میں خاصی مقدار میں سونا اور چاندی پایا جاتا تھا۔ اور کہا جاتا ہے کہ سونے کے سکّے پہلے یہاں پر ہی تیار ہوئے۔ اس میں غلاموں کی منڈی بھی پائی جاتی تھی۔

243-4 اس شہر کا مذہب CYBELE سیبل دیوی کی ناپاک پرستش تھی۔ مندر کی بربادی کے ڈھیر اب بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔

244-1 آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے پرگمن کے زمانے میں کہا تھا کہ ''ماں اور بیٹے'' بابلی تصور جو سمیرا اس اور نائینس SEMIRAMIS AND NINUS کے نام سے جانا جاتا ہے۔ آسیہ کا سیبل اور ڈیوس CYBLE AND DEOIUS OD ASIA بن گیا جب ہم ان خصوصیات کو دیکھتے ہیں۔ جو ان دونوں کے ساتھ منسلک ہیں، تو یہ بعض لوگوں کے لئے ایک مشعلِ راہ ہیں۔

وہ سورج دیوتا تھا اور وہ چاند کی دیوتی تھی۔

وہ آسمان کا خُداوند تھا اور وہ آسمان کی ملکہ

وہ اچھائی اور صداقت کو عیاں کرنے والا اور وہ رحم اور حلم کو وہ مردوں کا درمیانی اور وہ عورتوں کی درمیانی،
وہ نادیدنی دُنیا کے دوازے کو کھولتے اور بند کرنے کی کنجیاں رکھتا تھا اور وہ بھی اسی طرح کنجیوں کی مالک تھی۔
وہ مردوں کی عدالت کرنے والا اور وہ اس کے پاس کھڑی ہونے والی، وہ مارے جانے کے بعد زندہ ہوا، اور آسمان پر چڑھ گیا،
اور اسے بیٹا جسمانی حالت میں ہی ساتھ لے گیا۔
رؔوم کے اندر اسی دیوتا کو ہمارے خداوند کا لقب دیا گیا اس کو خدا کا بیٹا کہا گیا۔ جب کہ اسے خُدا کی ماں کہہ کر پکارا گیا۔

244-2 یہ وہ بات ہے جو ہم نے گزشتہ دوزمانوں کے اندر جہاں ماں اور بیٹے کا تصور زوردار طریقے سے اُبھر اپائی ہے لیکن اب اس بات پر غور فرمائیں کہ جس طرح بیٹے نے ماں کی پرستش کی خاطر بابؔل میں ہی اپنی افادیت کو کھونا شروع کر دیا اسی طرح اس نے حقیقی طور پر بیٹے کی جگہ لینی شروع کر دی یوں اس زمانے میں سردیس کی بت پرستی عورت کی پرستش تھی یہ صرف سیبؔل تھی نہ کہ سیبؔل اور دیوؔنس ماں نے حقیقی معنوں میں بیٹے کی جگہ لے لی جا الوہیت کی خوبیوں سے مزیّن تھی کسی کو صرف یہ کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ اس کے مختلف القاب کو دیکھے اور پھر ان خوبصورت خصوصیات کو ظاہر کرے جو رومی کلیسیا نے مریؔم کو دی ہیں تو وہ سمجھ سکے گا کہ اس زمانے کا مذہب کہاں سے شروع ہوا؟

244-3 جونہی میں نے سیبؔل CYBELE کی پرستش کے اندر جھانکا تو میں نے دو چیزوں کو بڑی شدت کے ساتھ محسوس کیا اوّل یہ کہ وہ جینؔس JANUS کی طرح کی چابی پہنی ہوئی تھی جس نے اسے جینؔس کی طرح کا اختیار دیا (آسمان اور زمین اور بھیدوں کی چابی) اور یہ حقیقت ہے کہ پرستار اپنے بدنوں کو اس وقت تک مارتے تھے جب تک کہ ان کے جسموں سے خون نہ بہہ نکلتا ہے۔ یہ بات آج کیتھولک لوگوں کے درمیان پائی جاتی ہے۔ جو محسوس کرتے ہیں۔ کہ وہ بھی خُداوند کی طرح دکھ اٹھا رہے ہیں۔

244-4 درحقیقت پاپائی روؔم کو جو اصلیت میں ترقی کر چکا تھا۔ گھٹانے کا یہ اصلی زمانہ تھا۔ بغیر کسی شک کے اس نے ایزبؔل نبیہ مریؔم کو پوجنے کی تعلیم کو پروٹسٹنٹ لوگوں کی فیصلہ کن مخالفت کرنے کی غرض سے مضبوط کرنا شروع کیا۔ جو نجات کے معاملے میں اس کے کسی بھی طرح حصہ دار ہونے کو تسلیم نہیں کرتے ماسوائے اس کے کہ وہ ایک چُنی ہوئی کنواری تھی۔ جس پر بچہ پیدا کرنے کے لئے خدا کی طرف سے فضل ہوا۔ جس طرح لوتھر نے ایمان سے راستباز ٹھہرنے کی تعلیم کو۔ جو وہ کاموں اور توبہ کے عمل کے ذریعے حاصل کرنے کی غیر الہامی طرز کی شیشے کی طرح صاف کر کے پیش کیا۔ اور جس آزاد مسیحوں نے بیٹے کو جلال دیا۔ اس طرح کیتھولک مریؔم کو خدائی درجہ دینے میں ترقی کر گئے۔ جب تک بیسویں صدی (بہت اعلیٰ درجے کے رومی ماہر علم الٰہیات کے مخالف ہیں۔ پوپ پائیؔس PIUS نے حقیقی معنوں میں مریؔم کے زندہ اٹھائے جانے کو جلال دینا شروع کر دیا۔ یہ تعلیم مکمل طور پر بابؔل کی تعلیم تھی۔ جس میں بیٹا اپنی ماں کو جسم سمیت اُٹھا کر آسمان پر لے گیا۔

245-1 اس میں حیرانگی کی بات نہیں، کہ یہ پانچواں زمانہ بھی باقی زمانوں کی طرح چلے گا۔ اور یہ اسوقت تک چلے گا جب تک کہ یہ آگ کی جھیل کے اندر جا کر ختم نہ ہو جہاں کسبی اور اس کے بچے دوسری موت کو حاصل کریں گے گویہ مریؔم کی پرستش سیبؔل دیوی کی پرستش کے مشابہ ہے اس سلسلہ میں کیا آپ جانتے ہیں کہ سیبؔل دیوی عستارات کو کہا گیا ہے جس کی ایزبؔل کہانت کرتی تھی اور اس نے بنی اسرائیل کو ان بری مذہبی رسومات سے ٹھوکر کھلائی جس کی وہ رہنمائی کرتی تھی ہاں بابؔل میں وہ یہی کچھ تھی ۔

زمانہ

245-2 سردِیس کا یہ پانچواں کلیسیائی زمانہ 1520ء سے لے کر 1750ء تک جاری رہا اس کو عام طور پر اصلاح کا زمانہ کہا جاتا ہے۔

پیامبر

245-3 اس زمانے کا پیامبر تمام زمانوں میں سب سے زیادہ جانا پہچانا پیامبر ہے یہ مارٹن لوتھر تھا مارٹن لوتھر ایک ذہین اور شریف طبع عالم تھا وہ وکالت کی تعلیم حاصل کر رہا تھا کہ اس کے ایک قریبی دوست کی طویل بیماری اور موت نے اس کو اپنی زندگی کی روحانیت کے متعلق سنجیدہ ہونے پر مجبور کر دیا۔ 1505ء میں اس نے ارفورڈ Erfut کے اگسٹین کا نونٹ Convent میں داخلہ لیا وہاں اس نے فلسفہ اور کلام خدا کا مطالعہ کیا اس نے ایسی زندگی بسر کی جس میں توبہ کا عمل نہایت ہی شدید تھا لیکن اس کے بیرونی کام اس کے دِل سے گناہ کے احساس کو دور نہ کر سکے اس نے کہا کہ ''میں نے خُدا کے ساتھ صلح کرنے کے لئے اپنے آپ کو موت تک کی اذیت پہنچائی لیکن میں تاریکی میں تھا اور میں نے اسے نہ پایا'' وکر جنرل سٹاؤ پٹز نے اس کو معرفت حاصل کرنے کے لئے مدد فراہم کی کہ اس کی نجات رسمی کاموں کو انجام دینے کی بجائے اندرونی کاموں یا عمل کے تجربے سے ہوگی اس دلیری کے ساتھ اس نے خُدا کی مزید تلاش کی اس کے بعد وہ کہانت کے منصب پر فائز ہو گیا لیکن تا حال اس کو نجات کا کوئی تجربہ نہ تھا وہ خدا کے کلام اور علم الہیات کے باقی ماندہ عظیم کام کا شوقین اور گہرا طالب علم بن گیا وہ اپنے عمیق علم اور اخلاص کے باعث ایک مانا ہوا استاد اور منادتھا وہ اپنی منت کو پورا کرنے کے لئے روم گیا وہاں اس نے کلیسیا کے فضول اور بے حاصل کاموں کو دیکھا جو نجات حاصل کرنے کے لئے مقرر کیے گئے تھے کہ خُدا کے کلام نے اس کے دِل کو اس بات سے متاثر کیا کہ ''راستباز ایمان سے جیتا رہے گا'' اپنے گھر واپسی کے بعد اس کلام کی بشارتی صداقت نے اس کے ذہن میں ایسا ہیجان برپا کر دیا کہ وہ گناہ سے آزاد ہو کر خُدا کی بادشاہی میں پیدا ہو گیا اس کے فوراً بعد ہی اسے علم الہیات کے ماہر کی ڈگری دے کر سرفراز کر دیا اور اس کو حکم ملا کہ ''وہ اپنی زندگی کو وقف کر کے وفاداری کے ساتھ کلام کی تشریح اور حفاظت کرے'' اس نے اسے اس جذبے سے کیا کہ اس کا اپنا دِل اور ان سب کے دل بھی جو اس کے اردگرد تھے کلام کی سچائی پر گہرے طور پر جم گئے۔ اور یوں جلد ہی کلیسیا کی تعلیم اور عقیدہ کے ساتھ کلام کی کھلی مخالفت ہونے لگی۔

246-1 جب لیوء دہم پوپ بنا اور جان ٹیٹزل گناہوں کے معافی نامے بیچنے کے لئے آیا۔ تو لوتھر کے دل میں اس مخالف کلام کی تعلیم کے خلاف کھڑے ہونے کے علاوہ اور کوئی دلچسپی نہ تھی پہلے تو وہ اپنی وعظ کرنے والی منبر سے گرجا اس کے بعد اس نے اپنے پچانوے نکات کا مشہور مقالہ لکھا جسے اس نے 31 اکتوبر 1517ء میں کیسل کے گرجا گھر کے دروازہ پر جڑ دیا۔

246-2 قلیل عرصہ کے اندر ہی جرمنی جل اُٹھا اور اصلاح کی تحریک چل نکلی اس بات کو یاد رکھیں کہ یہ صرف مارٹن لوتھر نہ تھا جس نے رومن کیتھولک کلیسیا کے خلاف احتجاج کیا۔ بلکہ وہ بہتوں میں سے ایک تھا۔ باقی لوگوں نے بھی پوپ کی ذاتی طور پر حاصل کردہ دنیاوی اور روحانی قوت کو ماننے سے انکار کر دیا حتیٰ کہ پاپاؤں کے درمیان بھی معمولی اور عارضی اصلاحات ہوئیں ہاں اور بھی بہت سے لوگ تھے جنہوں نے دعوے کھڑے کئے لیکن جہاں تک لوتھر کا تعلق تھا اس تحریک کے لئے خُدا کا وقت آ گیا تھا جو بہت بعد میں کلیسیا پر روح القدس کے نزول کے لئے اصلاحات کا شروع تھا۔

246-3 مارٹن لوتھر بذاتِ خود ایک حساس اور رُوح سے معمور شخص تھا وہ یقیناً مردِ کلام تھا کیونکہ اس کے اندر نہ صرف اس کو پڑھنے کا

عمیق جذبہ تھا بلکہ اس نے اسے سب تک پہنچایا بھی تا کہ سب لوگ اس کے وسیلہ سے زندہ رہیں اس نے نئے عہد نامہ کا ترجمہ کر کے اسے لوگوں کو دیا یہ محنت طلب کام اسنے خود انجام دیا یہاں تک کے بعض عبارات کو بیس مرتبہ درست کرنا پڑا اس نے اپنے گھر عبرانی عالموں کو اکھٹا کیا جن میں یہودی بھی تھے۔اور پرانے عہد نامہ کا ترجمہ تھا۔

246-4 لوتھر کا یہ یادگاری کام اب بھی ایک ایسا کام ہے جس پر جرمنی میں کلام کا مسلسل کام کھڑا ہے۔

246-5 وہ کلام کا ایک زبردست منادا ور استاد تھا اور اس نے عوام میں مقبولیت حاصل کرنے کے ابتدائی دنوں میں اس بات پر خاص زور دیا کہ کلام ایک مکمل بنیار ہے۔یوں وہ اعمال کو ذریعہ نجات اور بپتسمہ کو نئی پیدائش کا وسیلہ تسلیم کرنے کے خلاف تھا۔اس نے اصلی پنتی کاسٹل تصور کے مطابق انسان کی جگہ مسیح کو درمیانی سمجھنے کی تعلیم دی۔وہ ایک ایسا شخص تھا جس نے زیادہ وقت دُعا میں گزارا۔اور سیکھا کہ اسے اس سے زیادہ کام کرتا ہے۔اس لئے اس نے زیادہ دلگیری سے وقت پر زور دیا اور تسلی بخش نتائج حاصل کرنے کے لئے اس نے اپنا زیادہ وقت دُعا کے ذریعے خُدا کو دیا۔وہ جانتا تھا۔کہ شیطان سے جنگ کرنے کا کیا مطلب ہے کہا جاتا ہے۔ایک دن شیطان اس پر جسمانی صورت میں ظاہر ہوا اور اس نے اس پر روشنائی پھینکتے ہوئے حکم دیا۔کہ وہ چلا جائے ایک اور مرتبہ مذہبی جوش کے مارے دو شخصوں نے اسے آکر دعوت دی۔کہ وہ کاہنوں اور بائبل کو ملک سے باہر نکالنے کی لئے ان کے ساتھ مل جائے۔اس نے ان کے اندر کی روح کو بھانپ کر ان کو چلتا کیا۔

247-1 ڈاکٹر مارٹن لوتھر کے متعلق ساؤرز کی تواریخ SAUER,S HISTORY سلسلہ نمبر 3 صفحہ نمبر 406 میں یوں لکھا ہے کہ ''وہ ایک نبی، مبشر غیر زبانوں میں باتیں کرنے والا اور ترجمان تھا ایک ہی شخص رُوح کی نوعمتوں میں ملبس تھا۔

247-2 جس بات نے رُوح القدس کے ذریعے اس کے دل کو جھنجھوڑا اور جو سبز کونپل پھوٹی اس نے اس بات کو ظاہر کیا کہ سچائی کلیسیا میں اسی طرح واپس آرہی ہے۔اس طرح کے پینتی کوست کے دن مانی جاتی تھی وہ راستبازی اور اعمال کے بغیر فضل سے نجات حاصل کرنے کی تعلیم تھی۔میں تسلیم کرتا ہوں کہ ڈاکٹر لوتھر نے محض ایمان سے راستباز ٹھہرنے کی منادی ہی نہیں کی بلکہ یہ اس کا بہت بڑا مضمون تھا۔اور فی الحقیقت اسے ہونا بھی چاہیے تھا۔اس لئے کہ یہ کلام کی صداقت کی بنیادی تعلیم تھی۔اسے ہمیشہ خُدا کے ہاتھ میں ایک ایسے ہتھیار کے طور پر جانا جائے گا۔جس نے اس سچائی کو حاصل کیا۔وہ پانچواں پیامبر تھا۔اور اس کا پیغام تھا کہ ''راست باز ایمان سے جیتا رہے گا'' یقیناً ہم مانتے ہیں کہ وہ جانتا تھا۔اور اس نے یہ سکھایا کہ ہمیں ایمان سے ایمان تک بڑھنا ہے۔خُدا کے اقتدار اعلیٰ۔ چناؤ۔ پہلے سے جاننا اور باقی حیران کن سچائیاں اس کو کلام کا عظیم شخص ظاہر کرتی ہیں۔تو بھی جس طرح کہ تاریخ دان کہتے ہیں۔میں ایک بار کہتا ہوں کہ خُدا نے اسے لوگوں کو اعمال کے مقابلے میں خُدا کے معیار تک پہنچانے کے لئے استعمال کیا کہ ''راست باز ایمان سے جیتا رہے گا''۔

247-3 جس طرح کی میں نے پہلے کہا ہے کہ اس زمانے کے تاریخ دانوں نے اسے اصلاح کا زمانہ کہہ کر پکارا ہے۔یہ بالکل دُرست ہے۔اور یہی کچھ تھا۔اور اسے ایسے ہی ہونا چاہیئے۔اس لئے کہ مارٹن لوتھر ایک اصلاح کرنے والا تھا نہ کہ نبی۔میں جانتا ہوں کہ تواریخی کتب اس کو بنی کہتی ہیں۔لیکن اس کا ہرگز مطلب نہیں کہ تواریخی کتابیں دُرست ہیں۔کیونکہ کلام کے مطابق مارٹن لوتھر کا ایسا کوئی ریکارڈ نہیں۔جو اس کو بنی کی حیثیت سے پیش کرے وہ ایک اچھا استاد تھا۔جس کی زندگی میں رُوح کے کچھ ظہور تھے اور اس کے لئے ہم خُدا کی تعریف کرتے ہیں لیکن وہ کلیسیا کو پوری سچائی کی طرف واپس نہ لا سکا۔جس طرح پولس رسول نے کیا۔جو رسول اور نبی تھا۔

247-4 وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہم دیکھتے ہیں کہ جن باتوں میں وہ اُلجھا ہوا تھا۔ان کو دُرست کرنے کے لیے کافی تبدیل آئی ابتدا میں اس قدر علیم۔ بے خوف اور مسائل کو حل کرنے کے لیے صبر کے ساتھ انتظار کرتا تھا۔لیکن اس کے بعد بہت لوگوں نے اس کے جھنڈے کے نیچے آنا شروع کر دیا۔ان کا مقصد حقیقت میں رُوحانی نہ تھا۔ بلکہ ان کا نظریہ سیاسی تھا۔وہ پوپ کے جوئے کو توڑنا چاہتے تھے۔وہ

روم میں پیسہ بھیجنا پسند نہ کرتے تھے۔ مذہبی جوش رکھنے والے اُٹھ بیٹھے۔ جلد ہی اس کو سیاسی کاموں اور فیصلوں میں گھسیٹا گیا۔ جو درحقیقت کلیسیائی معاملات سے باہر کی باتیں تھیں۔ ماسوائے اس کے کلیسیا کو صرف منادی دی۔ دُعا اور چال چلن کے ذریعے ان باتوں کا معیار پیش کرنے کی ضرورت تھی۔ سیاسی مسائل اس قدر بڑھ گئے کہ وہ زمینداروں اور ان کے کارندوں کے درمیان اپنی غیر مستحکم حیثیت کو بطور ثالث پیش کرنے کے لئے مجبور ہوگیا۔ اس کا فیصلہ اس وقت غلط تھا کہ ایک بغاوت اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اور بہت سے لوگ مارے گئے۔ اس کا مقصد اچھا تھا۔ لیکن ایک مرتبہ جب اس نے اپنے آپ کو کلیسیا اور ریاست کی خوشخبری میں پھنسالیا۔ تو اسکو بگولا کاٹنا پڑا۔

248-1 لیکن ان سب کے باوجود خدا نے مارٹن لوتھر کو استعمال کیا یہ نہ کہا جائے کہ اس کی نیت بری تھی۔ بلکہ صرف یہ کہا جانا چاہیئے کہ اس کا اندازہ غلط تھا۔ یقیناً اگر لوتھرن فرقہ کے لوگ اس کی تعلیم کی طرف واپس پھیریں۔ اور جس طرح کی نیک خو بھائی نے اس کی خدمت کی۔ اسی طرح وہ بھی خُدا کی خدمت کریں۔ تو یہ لوگ حقیقت میں خُدائے عظیم کی تعریف کا باعث ہونگے۔

تسلیمات

248-2 مکاشفہ 3:1 ''جس کے پاس خُدا کی سات رُوحیں ہیں اور سات ستارے ہیں وہ یہ فرماتا ہے''.

248-3 چار زمانوں کی طرح ایک بار پھر ہمارا رحیم خُداوند اپنے آپ کو پہلے اپنی مختلف خوبیوں کے ذریعے ہم پر عیاں کر رہا ہے .اس وقت جونہی وہ اپنی کلیسیا کے درمیان کھڑا ہے تو ہم اس کو ایک ایسے شخص کے طور پر دیکھتے ہیں جس کے پاس خُدا کی سات روحیں اور سات ستارے ہیں ہمیں علم ہے کہ سات ستارے کون ہیں لیکن ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ سات رُوحیں کس طرف اشارہ کرتی ہیں.

248-4 مکاشفہ کی کتاب میں یہی محاورہ چار مرتبہ استعمال کیا گیا ہے .مکاشفہ 1:4, ''.........اور ان سات رُوحوں کی طرف سے جو اس کے تخت کے سامنے ہیں'' .مکاشفہ 3:1 ''جس کے پاس خُدا کی سات روحیں ہیں''.

مکاشفہ 4:5 ''اور اس تخت میں سے بجلیاں اور آوازیں اور گرجیں پیدا ہوتی ہیں اور اس تخت کے سامنے آگ کے سات چراغ جل رہے ہیں یہ خُدا کی سات رُوحیں ہیں''.

مکاشفہ 5:6 ''اور میں نے اس تخت اور چاروں جانداروں اور ان بزرگوں کے بیچ میں گویا ذبح کیا ہوا ایک برا کھڑا دیکھا تھا اس کے سات سینگ اور سات آنکھیں تھیں. یہ خُدا کی ساتوں روحیں ہیں جو تمام روے زمین پر بھیجی گئی ہیں''

248-5 اس کو شروع کرتے ہوئے ہم جانتے ہیں۔ کہ یہ آیات یوحنا 4:24 کی تعلیم کے برعکس کوئی نئی تعلیم پیش نہیں کرتیں۔ ''خُدا رُوح ہے'' صرف (ایک) لیکن یہ 1 کرنتھیوں 8-12:11 کے مطابق ہے۔ جہاں ہم ایک ہی رُوح کو نو 9 مختلف طریقوں سے ظاہر ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ یوں ہم جانتے ہیں کہ خُدا کی سات رُوحوں سے مراد ایک ہی رُوح ہے۔ جس نے سات مرتبہ اپنے آپ کو ظاہر کیا۔ اب مکاشفہ 4:5 میں ان سات روحوں کو آگ کے سات چراغ کہا گیا ہے۔ جو خُداوند کے سامنے جل رہے ہیں۔ چونکہ یوحنا نے ہمیشہ پرانے عہد نامے کے نشانوں کے علاوہ اور کچھ استعمال نہیں کیا۔ اس لئے ہم پرانے عہدنامے میں جا کر امثال کی کتاب میں دیکھتے ہیں۔ کہ ''آدمی'' کا ضمیر خدا کا چراغ ہے'' امثال 27 :20 ان سات رُوحوں کا انسان کے ساتھ گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔ یوحنا 5:35 میں یوحنا بپتسمہ دینے والے کو جلتا اور چمکتا ہوا چراغ کہا گیا ہے۔ پھر مکاشفہ 5:6 میں سات رُوحوں کو سات آنکھوں سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ زکریا 2:10 میں لکھا ہے۔ کہ ''۔۔۔۔ کون ہے۔ جس نے چھوٹی چیزوں کے دن کی تحقیر کی ہے؟ کیونکہ خُداوند کی وہ سات آنکھیں جو ساری زمین کی سیر کرتی ہیں خوشی سے اس کا ہول کو دیکھتی ہیں۔ جو زربابل کے ہاتھ میں ہے''۔

ان باتوں سے ظاہر ہوتا ہے۔کہ اس لفظ کا اشارہ انسانوں کی طرف ہے۔اور یوں ہم دیکھتے ہیں کہ اس موقعہ پر خُداوند کی آنکھیں انسان ہیں۔ بے شک وہ مسح کیئے ہوئے شخص ہونگے جو رُوح القدس کی قدرت میں ہیں۔اپنی رُوحانی معلومات کو باہم ملاتے ہوئے یہ ثابت ہوتا ہے۔کہ خُدا کی سات رُوحیں رُوح القدس کی مسلسل خدمت کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔جو سات آدمیوں کی زندگیوں میں ہونگی۔جن کے ذریعے خُدا اپنے آپ کو بہت ہی قریب سے عیاں کرتا ہے۔وہ اس کی آنکھیں ہیں اور وہ اس کے چراغ ہیں۔یہ سات آدمی کون ہیں!۔ان کو آسانی کے ساتھ دیکھا جاسکتا ہے۔کیونکہ اگلا مرحلہ ان کے سات ستارے کہہ کر پکارتا ہے۔جو پہلے ہی سات کلیسیاؤں کے سات پیامبروں کے طور جانے جاتے ہیں۔یہ کس قدر خوبصورت ہے۔دیکھیں ستارے رات کو روشنی ظاہر کرتے ہیں اس لیے کہ سورج غروب ہو چکا ہوتا ہے۔ اسی طرح ہر زمانے کے پیامبر کو (جسے ستارے کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے) بیٹے کی روشنی چمکاتی ہے۔اور یہ سب انہوں نے رُوح القدس کے ذریعے کیا ہے۔

249-1 پولس پہلا پیامبر تھا۔اور اس کے گلتیوں 1:8 نے کہا ہے۔کہ "اگر ہم یا آسمان کا کوئی فرشتہ بھی اس خوشخبری کے سوا جو ہم نے تمہیں سنائی۔کوئی اور خوشخبری سنائے تو ملعون ہو"۔کوئی فرشتہ۔کوئی پیغمبر۔کوئی پادری اس کی پرواہ نہیں۔کہ وہ کون ہے۔اگر وہ پولس کی خوشخبری کے علاوہ کوئی اور خوشخبری سناتا ہے۔تو وہ ملعون ہوا۔

پولس جانتا تھا کہ جب شیطان خود نورانی فرشتے کی صورت میں ظاہر ہوسکتا ہے۔تو کتنے ہی زیادہ اس کے خادم اس لئے اس نے خبردر کیا اس خوشخبری کو ہمیشہ ایسا ہی رہنا چاہیے۔اب پولس نے یسوع کے نام سے بپتسمہ دیا،اور جہاں لوگوں نے اس نام سے بپتسمہ نہ لیا۔وہاں اس نے دوبارہ انکو یسوع کے نام سے غوطے کا بپتسمہ دیا۔اس نے کلیسیا کو ایک قاعدے کے مطابق تیار کیا۔اور رُوح کی نعمتوں کے دُرست استعمال کا طریقہ سکھایا۔اور تصدیق کی کہ ان کو یسوع کی آمد تک کلیسیا میں موجود رہنا چاہیے۔اسی طرح اگلا پیامبر اور باقی ٦ چھے میں وہی رُوح القدس ہوگا،اور وہ اسی آگ میں چلتے یسوع مسیح کی خوشخبری کی اسی روشنی پیش کریں گے،اور ان کیساتھ نشان ہونگے۔کیا ارینیس اس قابلیت کا مالک تھا۔ ہاں۔کیا مارٹن!ہاں۔کولمبا؟ ہاں کیا مارٹن لوتھر۔یقیناً۔کیا ویسلی جی جناب۔اس کے پاس ایک عظیم خدمت تھی۔یہاں تک اس نے اپنے گھوڑے کے لئے بھی دُعا کی کہ وہ صحت یاب ہوجائے اور وہ ہوگیا۔سات کلیسیائی زمانے اور سات پیامبر ایک ہی جیسے تھے،اور پولس نے ہر اس شخص کے ملعون ہونے کا اعلان کیا ہے۔جو پیامبر ہونے کے دعویٰ کرے۔لیکن اس کی خوشخبری مختلف ہو،اور وہ مختلف روشنی میں رہتا ہو۔

250-1 اور کیا میرا آخری بیان خُدا کے باقی کلام کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے!جی ہاں کلام کہتا ہے،کہ اگر کوئی اس کتاب کے اندر کچھ بڑھائے یا اس میں سے کچھ گھٹائے۔تو اس پر آفتیں آئیں گی،اور خُدا ان کو سزا دینے کے لئے ان کی عدالت کرے گا۔خُدا نے کہا ہے،کہ میں اس پر وہ سب آفتیں لاؤں گا۔جو اس کتاب میں لکھی ہیں،یا میں اس کا حصہ کتاب حیات میں سے نکال دونگا۔مکاشفہ 22:18۔

250-2 پس ہم دیکھتے ہیں کہ سات رُوحیں اصلی میں خُدا کی ایک ہی رُوح کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔جو مختلف نسلوں میں خُدا کی مرضی اور اس کے کلام کو بروئے کار لاتی رہی ہیں۔میں اس بات کو کلام کے ذریعے بیان کرونگا۔خُدا کا رُوح ایلیاہ کی رُوح پر بڑی کثرت کے ساتھ تھا۔پھر اسی طرح کی رُوح اس لئے کہتے ہیں کہ اس کی خدمت کو عیاں کیا جائے۔یوحنا بپتسمہ دینے والے پر واپس کیا۔ایک دن وہی رُوح کا دوگنا الیشع پر آیا اور پھر اسی روح کو جو ایلیاہ کی خدمت کو عیاں کرتی ہے یوحنا بپتسمہ دینے والے پر آئی ایک دن وہی رُوح جو اس قسم کی خدمت کی شناخت کرتی ہوگی۔غیر قوموں کے کلیسیائی زمانے کے خاتمے پر ایک شخص پر آئے گی۔پھر کلام یہ بھی کہتا ہے،کہ "خُدا نے یسوع ناصری کو رُوح القدس اور قدرت سے مسح کیا۔وہ بھلائی کرتا اور ان سب کو جو ابلیس کے ہاتھوں ظلم اٹھا رہے تھے۔شفا دیتا پھرا"۔اس نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ وہ پینتکوست تک ٹھہرے رہیں۔اس وقت وہی رُوح جو یسوع پر تھا۔واپس آئے گا اور ان پر نازل ہوکر ان کو معمور کردیگا۔

پھر وہی بلایا ہوا بدن۔(کلیسیا) زمین پر اس کی جگہ ہوگا اور اس کی نمائندگی کرے گا۔

اور چونکہ وہی رُوح جو یسوعؔ میں تھی۔ان کے اندر ہوگی۔اس لئے وہ بھی کام کریں گے۔جو یسوعؔ نے کئے۔اور کوئی شخص جو حقیقت میں یسوعؔ مسیح کا بدن ہے۔(حقیقی کلیسیا) وہ انہی کاموں کو ظاہر کریگا۔جو یسوعؔ اور پینتی کاسٹل کلیسیا نے کئے۔اس لئے کہ ان کے اندر بھی وہی رُوح ہوگا۔اس کے علاوہ ہر وہ کلیسیا کس کے اندر رُوح اس کا ظہور نہیں ہے۔اسے خدا کو حساب رہنا پڑے گا۔

250-3 یہاں بھی یہ کہا گیا ہے کہ یہ سات ستارے یا سات زمانوں کے سات پیامبر اس کے داہنے ہاتھ میں ہیں۔وہ انکو پکڑے ہوئے ہیں۔آپ کو معلوم ہونا چاہیے۔کہ اگر وہ اس کے ہاتھ میں ہیں۔تو وہ اس کی قوت میں شریک ہیں۔ہاتھ کا یہی مطلب ہے،اور اسی بات کو ظاہر کرتا ہے۔یہ خُدا کی قوت کو ظاہر کرتا ہے،اور اس کے اختیار کو بھی۔ان میں کوئی بھی اپنی قوت اور اختیار کے ساتھ نہیں آیا۔یہ وہ بات ہے جو پولسؔ نے کہی۔کوئی آدمی اس بات کی جرات نہیں کرے گا۔اس کے لئے خُدا کے اختیار اور رُوح القدس کی قوت کی ضرورت ہوتی ہے۔خوشخبری کی منادی خدا کے اختیار اور رُوح کی قوت کے ساتھ کی جاتی ہے۔یہ تمام اشخاص رُوح القدس کی قدرت سے ملبّس تھے۔

وہ تمام دُنیا میں اٹھ کھڑے ہوئے۔وہ ایسا کر سکتے تھے۔وہ خُدا سے معمور تھے۔وہ خود نہ آئے تھے اور نہ ان کو کسی انسان نے بھیجا تھا۔بلکہ وہ خُدا کے بھیجے ہوئے تھے۔

251-1 ان کے پاس کوئی ایسی چیز تھی۔جو دُنیا نہیں پا سکتی۔یسوعؔ نے کہا،کہ جب وہ جائے گا تو وہ اپنا رُوح بھیجے گا۔جسے دنیا حاصل نہیں کر سکتا۔یہ درُست ہے۔دُنیا یا دُنیاوی نظام اسے حاصل نہیں کر سکتا۔تنظیم یہی کچھ ہے۔مجھے دُنیاوی نظام کی کوئی کلیسیا دکھائیں۔جو رُوح نئے معمور سے معمور ہو میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔اگر آپ مجھے اس طرح کی کوئی کلیسیا دکھا سکیں۔تو آپ کلام کے اندر غلطی ڈھونڈ رہے ہیں۔

نہیں جناب۔ان پیامبروں میں سے ایک بھی تنظیمی طور پر منظّم نہ تھا۔چونکہ وہ تنظیم کے گناہ کے متعلق قائل ہو چکے ہیں۔اس لئے ان کو تنظیم سے خارج کر دیا گیا۔یا پھر وہ خود ہی اسے چھوڑنے پر مجبور ہوگئے۔یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔کہ رُوح القدس کسی تنظیم کے اندر ہو،جب کہ یہ تنظیم ہی ہے جو رُوح کی جگہ لے لیتی ہے۔اور فرقے کلام کی جگہ حاصل کر لیتے ہیں۔یاد رکھیں کہ منظّم جماعتیں ”موت ہیں“ اس کے علاوہ وہ اور کچھ نہیں ہو سکتیں اگر دُنیا قبضہ کر لے۔تو رُوح الگ ہو جاتا ہے۔

251-2 ہاں۔رُوح سات رحیں نہیں۔بلکہ ایک ہی ہے۔وہ ہمیشہ یکساں ہی رہے گا،اور یکساں کام کرے گا اور سات پیامبروں کے اندر وہی رُوح ہوگی۔اور وہ وہی کام سکھائیں گے اور وہی قوت رکھیں گے۔اگر کلیسیا اصلی کلیسیا ہے۔تو اس کے پاس وہی رُوح اور کلام ہو گا۔اور قوت کے وہی کام جو پینتکوست کے دن اُنکے پاس تھے۔تجربے کے لحاظ سے یہ پینتی کاسٹل کلیسیا ہوگی۔اور ان کے درمیان بیگانہ زبانیں۔ترجمہ بنوت اور الٰہی شفا ہوگی۔خُدا اسکے درمیان ہوگا،اور خُدا ان کے درمیان ہونے کا اعلان کرے گا۔جس طرح کی اس نے ہمیشہ کیا ہے۔ہیلیلو یاہ۔اور غیر منظّم جماعت ہوگی۔اس کو مت بھولیں۔

251-3 اب ہم دیکھ سکتے ہیں کہ یسوعؔ مسیح مختلف زمانوں کے اندر رُوح کے وسیلے سے ان پیامبروں کے ذریعے ظاہر کرتا چلا آ رہا ہے۔وہ ایسے ہی ہیں۔جس طرح کہ موسیٰ سرائیل کے لئے تھا۔جس طرح اس کے پاس اس کے زمانے کے لئے مکاشفہ تھا اسی طرح ہر پیامبر کے پاس اپنے زمانے کے لیے مکاشفہ اور خدمت ہے۔یوں۔جب ہم دیکھتے ہیں کہ پیامبر اس کے ہاتھ میں ہے۔ہم یہ دیکھتے ہیں کہ خُدا اپنے آپ کو ان آدمیوں کے ذریعے ظاہر کر رہا ہے،اور ان کو اپنی قوت دے رہا ہے۔یہی کافی نہیں ہے کہ اس نے اپنے آپ کو کلیسیا کے ساتھ شریک دکھایا ہے۔جو ہم نے اس وقت دیکھا۔وہ سونے کے سات چراغ دانوں کے درمیان کھڑا رہے۔اور نہ ہی یہ کافی ہے۔کہ ہم افسیوں چوتھے

باب کی پانچ خدمتوں کو دیکھتے ہیں۔یعنی رسول۔ متی۔مبشر اور پاسٹر وغیرہ) کیونکہ ہر زمانے میں کلیسیا برگشتہ ہوتی گئی،اور یہ صرف عام لوگ ہی نہیں تھے۔بلکہ پادریوں کا گروہ بھی تھا۔جس طرح بھیڑیں غلط تھیں۔اسی طرح چرواہے بھی غلط تھے۔پھر خُدا ان سات آدمیوں کے ذریعے اپنے آپ کو سردار گلہ بانی کے طور پر منظر پر لایا تا کہ وہ اپنے لوگوں کو سچائی اور سچائی کی طاقت کے پاس واپس لائے۔خُدا اپنے لوگوں میں ہے۔کیونکہ جس میں مسیح کا رُوح نہیں۔وہ اس کا نہیں۔اور وہ کلام ہے۔اس لئے لوگ اسے بطور کلام تسلیم کریں گے۔لیکن اس نے ان سات آدمیوں کے اندر جنہیں اس نے خود چنا ہے۔رہنمائی کرنے کی خاص خوبیاں رکھی ہیں۔وہ ہر زمانے میں ایک بار منظر پر آئے۔ان میں ایک ہی رُوح تھا۔روم کی بدعت سے یہ کس قدر دور کی آواز ہے۔ان کے پاس ایک شخص ہے۔جسے انہوں نے خود چنا ہے۔وہ ایک کے بعد دوسرا چنتے ہیں۔لیکن ان میں سے ایک بھی خُدا کی قوت کو پیش نہیں کر سکتا۔ایک بھی خُدا کے کلام میں زندگی بسر نہیں کرتا۔ان میں سے ہر ایک اپنے پیش رو سے مختلف خیالات رکھتا ہے۔اور جو چاہتا ہے اسے عائد کرتا ہے۔گویا کہ وہ خُدا ہے۔خُدا اس میں نہیں ہے لیکن وہ اپنے پیامبر میں ہے،اور خُدا کی معموری رکھنے والا ہر شخص پیامبر کی پیروی کرے گا۔اس لئے کہ پیامبر کلام کے ذریعے خدا کا پیرو کار ہے۔

252-1 جس کے پاس خُدا کی سات رُوحیں ہیں۔اور سات ستارے ہیں'' مکاشفہ 3:1 جس طرح کہ ایک ہی خُدا وند نے مجسم ہو کر اپنے آپ کو انسانی جامے میں پیش کیا۔اس طرح وہ پھر انسان کے اندر سے اپنی رُوح کے وسیلے ظاہر ہو رہا ہے۔''اس طرح وہ پھر انسان کے اندر سے اپنی رُوح کے وسیلہ ظاہر ہو رہا ہے''یہ میرے ہیں۔''خُدا وند فرماتا ہے''۔سات رُوحوں سے معمور پیامبر خُدا وند کے ہیں۔ان کو رد کیا جا سکتا ہے۔ان پر اعتراض کئے جا سکتے ہیں۔فی الحقیقت انسانی ذہن کے مطابق شاید وہ تربیت یافتہ نہ ہوں۔تو بھی اپنے زمانے کے پیامبر ہیں۔خُدا نے ابرہام کو استعمال کیا۔لیکن اس نے جھوٹ بولا۔اس نے موسیٰ کو استعمال کیا لیکن اس نے بغاوت کی۔یوناہ کو استعمال کیا۔لیکن وہ نافرمان تھا۔شمسون نے گناہ کیا۔داؤد نے قتل کیا۔اس نے یشوع اور یوسف کو بھی استعمال کیا اور ان کو جن کی تواریخ الزام سے بھری پڑی ہے،اور ان کو بھی جن کی تواریخ بڑی صاف اور کامل معلوم ہوئی ہے۔

یہ سب اس کے ہیں اور اس کے تھے کوئی شخص اس بات سے انکار کرنے جرأت نہیں کر سکتا۔اس نے ان کو اس پاک رُوح کے ذریعے استعمال کیا۔جو اس نے اندر ڈال رکھا تھا۔وہ اپنے مالک کے سامنے کھڑے ہوئے یا گر پڑے،اور جو کچھ ان کی زندگیوں میں پورا ہوا۔وہ سب خُدا کی اعلیٰ مرضی سے ہوا باہر کی تواریخ کو جھٹلانے دیں تو بھی یہ حقیقت قائم رہے گی۔ازلی خُدا اب بھی سونے کے چراغ دانوں کے بیچ پھرتا ہے۔اور اپنے رُوح کے ذریعے اپنے خادموں کو کلام دے کر ہر زمانے کے لوگوں کے پاس بھیجتا ہے۔

ملامت

252-2 مکاشفہ 3: 1ب۔''میں تیرے کاموں کو جانتا ہوں،کہ تو زندہ کہلاتا ہے اور ہے مردہ''۔

مکاشفہ 3:2ب''کیونکہ میں نے تیرے کسی کام کو اپنے خُدا کے نزدیک پورا نہیں پایا''۔یہاں فی الحقیقت ایک عجیب چیز ہے ہر زمانے میں اس مقام تک تو رُوح نے سب سے پہلے حقیقی ایمانداروں کی تعریف کی ہے اور اس کے بعد جھوٹے انگور کی ملامت کی ہے۔لیکن اس دور میں بظاہر خُدا وند اور اس کے کلام کو اس قدر کُھلے انداز سے نظر انداز کیا جا رہا ہے کہ اُس پانچویں زمانے کا سارا پیغام ملامت کے ساتھ گونجتا ہے۔

253-1 ''میں تیرے کاموں کو جانتا ہوں''۔وہ کون سے کام تھے جو خُدا وند کے سامنے آئے اور انہوں نے اس کو ناخوش کیا؟ آپ جانتے ہیں کہ ہر زمانہ اگلے زمانے کی گود میں جا گرا اور یوں چوتھے زمانے کے کام پانچویں زمانے میں بھی مسلسل جاری رہے یہ کام جن سے آپ پوری طرح واقف ہیں یہ تھے۔

1:۔رُوح القدس کی پیشوئی کو انسانی پیشوئی نے آ کر دبالیا۔
2:۔خُدا کے حقیقی اور اصلی کلام اور تمام آدمیوں کے لئے اس کے آزاد فوائد کو موقوف کر کے اس کی جگہ مذہبی عقائد اصول اور کلیسیائی ترتیب کو قائم کر دیا گیا۔
3:۔رُوح میں پرستیش اور رُوح کی نعمتوں اور وہ سب جو مقدسین کی حقیقی برادرانہ یگانگت کے ساتھ تعلق رکھتا تھا ایک طرف کر کے اس کی جگہ نماز کی کتاب بُتوں کی حقیقی پرستیش اور بت پرستی کی عیدوں کو شروع کر دیا گیا۔
4۔مریم کی پرستش نے مسیحیت کے اندر ایک مقام اختیار کر لیا۔ جہاں تک کہ اس نے حقیقت میں خُدا کی جگہ کو حاصل کر لیا، اور بیٹے کو اس کے بلند مقام سے گرا کر ایک آدمی کی مانند بنا دیا گیا جسے پوپ کا نام دیا گیا۔ جس نے اپنے آپ کو مسیح کا قائم مقام کہہ کر موسوم کیا۔

253-2 جن لوگوں نے اس مخالف مسیح کلیسیا کے ساتھ جنگ کی وہ فنا کر دیئے گئے۔ جو اس کے ساتھ رہے۔خواہ وہ مزارح تھے یا بادشاہ انہوں نے اپنے آپ کو کلیسیا کے آگے رہن پڑے ہوئے پایا ان کی زندگیاں اپنی نہ تھیں، اور نہ ہی ان کی زندگیاں مسیح کی تھیں۔ بلکہ وہ اپنی رُوح جان اور بدن سے روم کی کلیسیا کے ہو چکے تھے۔ وہ یسوع کے خون کی بات تو کرتے تھے۔لیکن انہوں نے اپنی نجات پیسے سے خرید رکھی تھی۔ جب پوپ لیو دہم نے اجازت دی کہ لوگ اپنے ان گناہوں کی معافی سونے یا اعتراف کے عمل سے خرید رکھی تھی۔ جب پوپی لیو دہم POPE LEO X نے اجازت دی کہ لوگ اپنے گناہوں کی کے معافی نامے بھی خرید سکتے ہیں جو ابھی ان سے سرزد نہیں ہوئے۔تو دولت مندوں نے اسے بڑا خوش کن شگون قرار دیا۔ کیونکہ اس طرح وہ بڑی آسانی کے ساتھ اپنے ہولناک جرائم کا منصوبہ بن سکتے تھے اور یہ جان کر اسے پایۂ تکمیل تک پہنچا سکتے تھے کہ پوپ نے پہلے ہی ان کے گناہوں کو معاف کر دیا ہوا ہے۔ خُدا کا کلام ان سے لے لیا گیا تھا۔اس لئے سچائی کو جاننے والا کون تھا۔ چونکہ سچائی ہمیشہ کلام سے حاصل ہوتی ہے۔اس لیے لوگوں کو رومی کلیسیا کے قید خانوں میں بند کر دیا گیا۔ جہاں وہ موت کا اور موت کے بعد عدالت کا انتظار کر رہے تھے۔لیکن بڑی کسبی شہیدوں کے خون سے متوالی ہو چکی تھی اور عدالت کی ذرا بھر بھی پرواہ نہ کرتی ہوئی لوگوں کو رُوحانی اور جسمانی طور پر بے رحمی کے ساتھ موت کے گھاٹ اتارتی رہی۔

253-3 اب چوتھے زمانے کے اختتام پر جو پانچویں زمانے کا آغاز بھی ہے۔کانسٹائین پر ترکوں کی چڑھائی کے بعد انہوں نے مشرقی علماء کو اپنے یونانی نسخوں کے ساتھ مغرب بھیجا۔ کلام کی اصلیت اور حقیقی ایمانداروں کی تعلیمات کی تخم ریزی کی گئی، اور یہ بہترین استادنہ صرف بہت بڑی اہمیت کے حامل ہی تھے بلکہ جو آج ہمارے جدید پرنٹنگ پریس کی بنیاد تھی وہ بھی دریافت کی گئی۔ تاکہ کتابوں کو مہیا کرنے میں سہولت ہو یوں ہم دیکھتے ہیں کہ بائبل کی بھوک اور مانگ کا جواب دیا جائے گا۔ خُدا نے بہت سے عظیم آدمیوں کو کھڑا کیا۔ جن میں سے لوتھر بھی ایک تھا۔ کیلون اور زونگلی دو اور تھے جنہوں نے روشنی پھیلائی اور ان کے علاوہ بھی اور بہت سے لوگ تھے جو اچھی طرح سے جانے پہچانے نہیں جاتے۔ تاہم اگرچہ یہ سب کچھ فضول نہ تھا تو بھی ان لوگوں کے وسیلے سے خُدا کے عظیم کام میں رکاوٹ پیدا ہو گئی۔ اس لئے کہ انہوں نے کلیسیا اور حکومت کا نکاح جو نائیسیا کونسل میں باندھا گیا۔ اس کی مخالفت کرنے کی بجائے اسکے اتحاد کو اور زیادہ مضبوط کر دیا، اور اگرچہ کلام میں ایسی کوئی بات نہیں پائی جاتی تو بھی حکومت کی طرف سے انجیل کی حفاظت کرنے کے کام کو خوش آمدید کہا گیا، اور گو ہم (انسان کے غضب کو خُدا کی تعریف کرتے ہوئے دیکھتے ہیں) ہنری ہشتم نے اصلاحات کو شروع کرنے اور پوپ کے اختیار کو روکنے کا کام سرانجام دیا۔ یہ شکست کی سچائی اور قادر مطلق خُدا کی حمایت حاصل کرنے کی دیرینہ پکار تھی۔

254-1 کلیسائی معاملات میں بیرونی مداخلت کے خلاف لُوتھر کی مسلسل تعلیم کے باوجود وہ لوگوں کے ذہنوں سے کلیسائی حلقے میں

بشپ اور آرچ بشپ کے تصورات کو نہ نکال سکا۔ یوں کلیسیا نے راست سمت کی طرف ایک قدم بڑھایا تو بھی یہ زنجیروں سے جکڑی رہی چنانچہ تھوڑے ہی عرصے کے بعد جس قید خانے سے اسے نکالنے کی کوشش کی گئی تھی اس کے اندر دوبارہ جا کر بند ہو گئی۔

254-2 مکروہ کاموں کا پیالہ ابھی تک لبریز نہ ہوا تھا اور لوتھر نے ادنے رائے کے ذریعے لوگوں کو جنگ کے لئے اُکسایا اور اس کے ذریعے ایک بہت بڑی بھیڑ کو قتل کر دیا بلکہ زونگلی کی پارٹی کے لوگوں کو عدالت میں گھسیٹ کر خدا پرست آدمی ڈاکٹر ہمائر کو جیل کی سزا دے دی گئی اور اگرچہ اس کو لکڑیوں پر رکھکر نہ جلایا گیا تو بھی یہ اس کو آگ سے جلانے کا بہت زیادہ ذمہ دار تھا کیلون نے بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اس لیے کہ اس نے سرویٹس SERVETUS کی گرفتاری کا مطالبہ کیا جس نے خُدا کی وحدانیت کو دیکھا اور سکھایا تھا۔ اس کے بعد حکومت نے اس بھائی کو سزا دی اور کیلون کی حیرانگی کی انتہا نہ رہی۔ کہ اس آدمی کو لکڑیوں پر رکھ کر جلا دیا گیا۔

254-3 اگر فرقہ پرستی کا کوئی زمانہ تھا۔ تو وہ یہی تھا۔ کومینئس COMENIUS کے الفاظ اس دور کا بڑی وضاحت سے بیان کرتے ہیں۔ کومینئس نے ''ایک بات ضرور ہے'' لکھی وہ دُنیا کی تشبیہ بھول بھلیوں سے دیتا ہے اور دکھاتا ہے کہ اس سے باہر نکلنے کا طریقہ یہ ہے کہ غیر ضروری باتوں کو چھوڑا جائے، اور جو چیز ضروری ہے یعنی مسیح کو چنا جائے۔ بہت سے استادوں سے اس نے کہا کہ ''بہت بے شمار فرقوں کے سب سے جلدی کوئی نام باقی نہ رہے ہوگا؟ ہر کلیسیا اپنے آپ کو حقیقی اور اصلی کلیسیا کہتی ہے۔ یا کم ازکم اس کا سچا اور خالص حصہ ہے۔ جبکہ وہ بڑی نفرت سے ایک دوسرے کو ستاتے اور دُکھ پہنچاتے ہیں۔ ان کے درمیان کسی میلاپ کو امید نہیں جاسکتی وہ میلاپ نہ کرنے والی دشمنی کا جواب دشمنی سے دیتے ہیں۔

بائبل میں سے وہ مختلف عقائد کی اختراع کرتے ہیں یہ ان کے قلعے اور پناہ گاہیں ہیں۔ جن کے پیچھے وہ ہو کر تمام حملوں سے محفوظ ہوتے ہیں۔ میں یہ کہوں گا، کہ ایمان کے افراد بذاتِ خود ایسے برے نہیں۔ تاہم اس میں وہ دشمنی کی آگ کو ٹھنڈا کرتے ہیں۔ صرف ان کو پورے طور پر الگ کرنے سے کیا یہ ممکن ہوگا کہ کلیسیا کے زخم کو تندرست کرنے کے لئے کمر بستہ ہوں فرقوں کی ان بھول بھلیوں اور مختلف افراد جن سے لوگ تعلق رکھتے ہیں اور بحث مباحثہ کرتے ہیں تو اس سے کیا فائدہ ہوتا ہے۔ کیا ایک بھی غلطی یا جھگڑا کبھی طے ہوا کبھی نہیں بلکہ ان میں اضافہ ہوا ہے۔ شیطان بہت بڑا مناظر ہے۔ اس پر لفظی بحث کے ذریعے غالب نہیں آیا جا سکتا۔ الٰہی خدمت میں خُدا کے کلام کی نسبت لوگوں کے الفاظ زیادہ سنے جاتے ہیں۔ ہر ایک جیسے چاہتا ہے گفتگو کرتا ہے یا پھر دوسروں کے نظریات کو رد کرنے میں وقت گزارتا ہے۔ نئی پیدائش اور انسان کو ذات الٰہی میں شریک ہونے کے لئے مسیح کی صورت پر ڈھلنا کس قدر ضروری ہے۔

2 پطرس 1:4 اس کے متعلق بہت مشکل سے کچھ کہا جاتا ہے۔ کنجیوں کی قوت۔ کلیسیا اپنی باندھنے والی قوت کو تقریباً کھو چکی ہے، اور اب اس کے پاس صرف کھولنے کی قوت رہ گئی ہے۔ وہ رسومات جنہیں اتحاد۔ پیار اور مسیح میں ہماری زندگی کے نشان کے طور پر دیا گیا تھا۔ وہ سخت اختلافات اور فرقوں کا مرکز بن کر رہ گئی۔ مختصر یہ کہ مسیحیت بھول بھلیاں بن گئی۔ ایمان ہزاروں حصوں میں منقسم ہو گیا اور اگر آپ ان میں سے کسی ایک کو نہیں جانتے تو آپکو بدعتی یا ملحد قرار دیا جا سکتا ہے۔ کونسی چیز مدد کر سکتی ہے؟ صرف ایک بات ضروری ہے۔ مسیح کے پاس واپس آئیں۔ مسیح کو اپنا رہنما سمجھ کر اسکی طرف دیکھیں۔ اس کے نقشِ قدم پر چلیں اور جب تک ہم ایمان کی یگانگت پر نہیں پہنچتے۔ تمام چیزوں کو ایک طرف کر دیں۔

افسیوں 4:13 جس طرح آسمانی معمار ہر چیز کلام پر تعمیر کرتا ہے۔ اسی طرح ہمیں بھی اپنے خاص اعتراف کی اہمیت کو ایک طرف رکھتے ہوئے خُدا کے منکشف کلام سے مستفید ہونا چاہیے۔ بائبل کو اپنے ہاتھ میں لے کر ہمیں چلانا چاہیے۔ جو کچھ خُدا نے اس کتاب میں ظاہر کیا ہے۔ میں اس پر ایمان رکھتا ہوں، میں اس کے حکم کو وفاداری کے ساتھ نبھاؤں گا، اور جن کا اس نے وعدہ کیا ہے۔ میں ان کی امید رکھوں گا۔

مسیحو۔کان لگاؤ۔زندگی صرف ایک ہی ہے۔لیکن موت ہزاروں طریقے سے آتی ہے۔مسیح صرف ایک ہی ہے۔لیکن مخالفِ مسیح ہزاروں ہیں۔ اس لئے اے مسیحی دُنیا تجھے جان لینا چاہیے کہ کونسی چیز ضروری ہے۔یا تو کب مسیح کے پاس واپس مڑے یا پھر مخالفِ مسیح کی طرح ہلاکت میں جائیں۔اگر آپ دانا بن کر زندہ رہنا چاہتے ہیں۔تو زندگی کے رہنما کی پیروی کریں۔

255-1 لیکن مسیحو! اپنے اٹھائے جانے کیلئے خوش ہوں اپنے آسمانی رہنما کے ان الفاظ کے کو سنیے۔کہ ''میرے پاس آؤ'' ایک آواز ہو کر جواب دیں۔کہ ہم آتے ہیں۔

255-2 میں نے ابھی بھی کہا ہے کہ اس زمانے نے کلیسیاؤں کو منظّم کرنے کی رُوح کی بڑی حوصلہ افزائی کی۔اگر کرنتھیوں کا یہ وطیرہ کہ میں پولسؔ کا ہوں اور میں کائفاؔ کا ہوں۔کبھی منظر عام پر آیا۔تو وہ اس وقت آیا۔وہاں لوتھرن۔ہوسیاؔئی اور زیونگلی کی پارٹیاں تھیں۔بدن کے اس قدر ٹکڑے افسوس ناک تھے۔وہ نام سے تو زندہ تھے لیکن حقیقت میں مردہ تھے۔یقیناً وہ مردہ تھے۔جس وقت انہوں نے اپنے آپ منظّم کرلیا اور وہ ریاست کے ساتھ نکاح کے بندھن میں باندھے گئے یوں وہ ختم ہوگئے۔اب یہاں لوتھرنؔ اٹھ کھڑے ہوئے جنہوں نے رومی کلیسیا کی نکتہ چینی کی تھی وہ رُوحانی اور سیاسی اتحاد کی ناراستی کو جانتے تھے تو بھی لوتھرؔ ویسے ہی غیر متوازن ہوگیا۔جس طرح کہ پطرسؔ یہودیوں کے ڈر کی وجہ سے ہوگیا تھا۔یوں وہ بھی آگے بڑھ گیا، اور اس نے خُدا کی بجائے ریاست کو ایمان کا بچاؤ کرنے والی ہستی بنا ڈالا۔گنتی کے حساب سے یہ پہلی منظّم کلیسیا تھی۔جو کسبی میں سے باہر نکلی۔لیکن جب لوتھرؔ فوت ہوا تو ان پر ویسا ہی تسلط ہوگیا جس کے خلاف انہوں نے جنگ کی تھی۔جب دوسری پشت آئی تو خُدا کی یہ تحریک واپس اپنی ماں کے پروں کے نیچے چل نکلی۔وہ واپس جا چکی تھی، اور اس کو جانتی تک بھی نہ تھی۔انہوں نے اپنے نام کو اس کے نام سے سربلند کیا اور وہ اپنے نام کو ہی زندہ رکھے ہوئے تھے، اور تمام منظّم جماعتیں آج وہی کچھ کررہی ہیں۔وہ خداوند یسوع مسیح کے نام کی خاطر نہیں بلکہ اپنے نام کی خاطر رہے ہیں۔یہ بات آسانی کے ساتھ دیکھی جاسکتی ہے۔اس لیے کہ ہر کلیسیا اس طریقے سے پہچانی جاتی ہے جس سے وہ عبادت کرتی ہے، اور ان میں سے ایک بھی نہیں جو قدرت کی وجہ سے پہچانی جاتی ہو۔یہ آپ کا امتحان ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ اس بات کو جان لیں کہ اس زمانے کے اندر کوئی نشان اور عجیب کام نہ تھے۔انہوں نے ریاست کی قوت کی خاطر خدا کی قوت کو چھوڑ دیا۔وہ اپنے نام کے ساتھ چمٹے رہے، اور انہوں نے اپنے نام کو سربلند کیا۔یہ پرانی رُوح تھی کہ ہر ایک کو اپنے غلے میں شریک کیا جائے۔آج بپٹسٹ چاہتے ہیں کہ میتھوڈسٹ آکر ان کے ساتھ مل جائیں میتھوڈسٹ۔پریسٹرینؔ کو متعلقہ بنانا چاہتے ہیں۔ہر ایک بڑی امید کو تھامے رکھنے کا دعویٰ کرتا ہے۔گویا ایک طرح سے آسمان پر جانے کا دروازہ یا کم از کم زیادہ کثرت سے داخل ہونے کا راستہ ہے۔یہ سب کچھ کس قدر ہولناک ہے۔

256-1 اس تنظیمی رُوح نے تمام منظّم جماعتوں کو اپنے دستور العمل بنانے پر مجبور کردیا، کہ وہ اپنے عقائد سکھائیں اور اپنے عہدے اور کلیسیائی حکومت قائم کریں۔پھر ایک ہر ایک جماعت یہی دعویٰ کرتی ہے۔کہ وہی اور صرف وہی ترجمان ہے۔اس لئے کہ وہی بہترین تربیت یافتہ ہے۔کیا یہی کام پوپ اور رومی کلیسیا نہیں کررہی۔وہ ٹھیک اپنی ماں یعنی کسبی کے پاس واپس چلے گئے ہیں۔لیکن وہ اسے پہچانتے تک بھی نہیں۔

256-1 اس آیت پر اپنی آرا کو ختم کرتے ہوئے کہ ''تو زندہ کہلاتا ہے۔لیکن ہے مردہ'' میں آپ پر یہ زیادہ زور نہیں دے سکتا کہ اس زمانے کو جو اصلاح لے کر آیا خُدا نے تعریف کرنے کی بجائے سختی سے جھڑکا ہے اور وہ اس لئے کہ جب خُدا نے اس کے بچاؤ کا دروازہ کھولا تو اس نے ایک تنظیمی بیج بویا جس نے اسے کسبی جماعت میں لا کھڑا کیا۔جب کیتھولک کلیسیا سے نکلنے کی تحریک چلی تو یہ کلی طور پر روحانی نہ تھی بلکہ زیادہ تر سیاسی تھی۔بہت سے لوگوں نے پروٹسٹنٹ ہونا اس لئے قبول کیا کہ وہ جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے۔رومؔ کے سیاسی اور معاشی نظام سے

نفرت کرتے تھے یوں بجائے اس کے کہ یہ تحریک رُوح القدس کی تاثیر کی علامت کے ساتھ ایک بہت بڑی تحریک ہوتی اور جیسا خدا نے پنتکوست پر اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لئے خالصتاً رُوحانی ذرائع استعمال کئے یہ فی الحقیقت ایک ایسا کام تھا جس میں خُدا نے انسان کے غضب کو اپنی تعریف کا سبب بنایا بالآخر یہ بات بنی اسرائیل کی تواریخ کے متوازی ہوکر رہ گئی کہ جب انہوں نے ملک مصر کو چھوڑا تو وہ بیابان میں بھٹکتے پھرے اور ملک کنعان میں نہ پہنچ سکے تاہم اس میں بہت کچھ پایۂ تکمیل تک بھی پہنچا جہاں رومی جو معمولی سا بھی ٹوٹا وہاں لوگ اب خُدا کے کلام کو حاصل کر کے بغیر کسی خوف کے رُوح القدس کی تاثیر کے تابع ہو سکتے تھے اس تحریک نے ایک بہت بڑے مشنری دور کو جو اس کے بعد آنے والا تھا شروع کیا۔

256-2 تھواتیرہ کی ایزبل کسی طرح بھی لوگوں پر سے اپنی گرفت ڈھیلی کرنے کے لئے تیار نہ تھی یوں ہم دیکھتے ہیں کہ اسکی بیٹی عتلیاہ نے سردیس کے زمانے میں اپنا سر اس امید کے ساتھ اٹھایا کی وہ اصلی بیج کے گلے کو اپنی تنظیمی تجویزوں کے ذریعے گھونٹ دے گی۔

آگاہی

257-1 مکاشفہ 3:2 ''جاگتا رہ اور ان چیزوں کو جو باقی تھیں اور جو مٹنے کو تھیں مضبوط کر کیونکہ میں نے تیرے کسی کام کو اپنے خدا کے نزدیک پورا نہیں پایا''۔

کاش سردیس کے زمانے کو اصلاحات کے زمانے کی بجائے بحالی کا زمانہ کہا جاسکتا لیکن میں ایسا نہیں کہہ سکتا کلام اسے بحالی نہیں کہتا بلکہ اصلاح کہتا ہے اگر یہ بحالی کا زمانہ ہوتا تو یہ پنتی کاسٹل کا دوسرا زمانہ ہوتا لیکن یہ ایسے نہ تھا جو بہترین بات اس کے متعلق کہی جاسکتی ہے وہ یہ ہے کہ زمانہ جو کچھ باقی رہ گیا تھا اور جو مٹنے کو تھا اس کو مضبوط کرنے والا نہ تھا، اس میں کسی چیز کی کمی تھی ہاں یقیناً کوئی کمی تھی اس زمانے میں راست بازی تو تھی لیکن تقدیس اور رُوح القدس کے بپتسمہ کی کمی تھی اور یہ خُدا کا اصل منصوبہ تھا یہی وہ چیز تھی جو پنتکوست کے دن ان کے پاس تھی وہ راست باز ٹھہرے چکے تھے ان کی تقدیس ہو چکی تھی اور وہ رُوح القدس کے ساتھ معمور ہو چکے تھے میری بات کی طرف دھیان فرمایں آپ کو راست باز ٹھہرانے کے بعد آپ کی تقدیس کرنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ کی زندگی میں یہ تمام باتیں پوری کر کے آپ کو رُوح سے بپتسمہ حاصل کرنے کے لائق بنایا جائے یہی وجہ ہے کی یہ ایک ایسی کلیسیا ہے یہ خُدا کی ہیکل ہے جو خُدا سے یعنی رُوح القدس سے معمور ہے جب یسوعؔ اس زمین پر تھا تو یہی رُوح اس میں بھی تھی اور اس سے وہ بڑے بڑے کام کرواتا تھا جو پنتکوست کے دن کلیسیا پر واپس آیا تا کہ وہ بھی کام کرے جو اس نے کئے تھے لیکن اس زمانے میں وہ کام نہیں تھے۔ ان کے پاس لکھا ہوا کلام تو تھا۔ لیکن (منکشف کلام نہ تھا) یہ اصلاح کا دور تھا۔ لیکن خُدا نے فرمایا، کہ اے چھوٹے گلے مت ڈر''۔ میں بحالی کرونگا''۔ اور یہ اصلاح کا کام شروع ہوگا۔ وہ اپنے وعدے کے مطابق کلیسیا کو تاریک زمانوں کے اندر شیطان کی گہرائی سے نکال کر خُدا کی گہرائی میں لانے والا تھا۔ جو پنتکوست اور کلیسیا کے وجود میں آنے کے پہلے چند سالوں میں تھی۔

258-1 اب محتاط ہو کر اس بات پکڑیں۔ یہ اس دوسری آیت میں ہے۔ جو میں نے ابھی پڑھی ہے کہ ''میں نے تیرے کسی کام کو اپنے خُدا کے نزدیک پورا نہیں پایا''۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ پورا نہ ہونے کا اصلی مطلب کیا ہے؟۔ یہ ہے کسی کام کی پایہ تکمیل تک نہ پہنچا۔ یہ زمانہ نامکمل تھا۔ یہ صرف واپس مڑنے کا آغاز تھا۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے کہا ہے کہ بائبل نے اسے بحالی کا نہیں بلکہ اصلاح کا زمانہ قرار دیا ہے۔ اس نے راست بازی کی تعلیم کے ساتھ شروع کیا۔ جس کا مطلب تھا کہ نجات پورے طور پر خُدا کی طرف سے ہے اور لوتھر نے کس طرح خُدا کی حاکمیت اعلیٰ اور اس کے چناؤ پر منادی کی۔ وہ جانتا تھا کہ یہ سب کچھ فضل سے ہے۔ اس نے کلیسیا کو پادریوں کی مذہبی حکومت سے آزاد

کرایا۔اس نے بتوں کو پاش پاش کر دیا۔اس نے کاہنوں یا پادریوں کے سامنے اعتراف کرنے کو رد کیا۔اس نے پوپ کو ملامت کی یہ بہت ہی عجیب اور شاندار تھا۔لیکن خُدا نے پندرہ سو سال پہلے کہہ دیا تھا کہ ''لوتھر تو ان باتوں کا آغاز تو کرے گا۔لیکن تیراز مانہ ان تمام باتوں کو نامکمل دیکھے گا۔میں اس کی تکمیل بعد کے زمانوں میں کرونگا۔ ہیلیلو یاہ ہمارا خدا راج کرتا ہے وہ شروع سے ہی اختتام کو جانتا ہے۔ہاں لوتھر اس زمانے کا پیامبر تھا۔جب ہم اس کی کمی کو دیکھتے ہیں تو یہ ایسے نہیں لگتا۔لیکن ایک شخص یوناہ بھی تھا اس کی زندگی میں بھی کمی تھی۔وہ ایک نبی تھا۔گو اس کی روش کو دیکھ کر ہم اسے یہ کہنا پسند نہ کریں لیکن جو خُدا کے ہیں خُدا ان کو جانتا ہے اور اس کی اپنی راہیں اور طریقے ہیں۔جس طرح کہ اس نے یوناہ کے ساتھ کیا۔لوتھر کے زمانہ کے لئے بھی اس کا اپنا طریقہ تھا، اور اختتام تک ایسا ہوگا۔

259-1 یہ نامکمل زمانہ تھا، تو بھی یہ اصلاح کا زمانہ تھا۔لیکن اس کے متعلق خُدا کی یہی مرضی تھی۔اس کے متعلق میں نے ایک بہت ہی اچھے لوتھرن بھائی سے جو مغربی حصہ میں سے ایک بہت ہی اعلیٰ سیمنری کا صدر ہے بات کی۔اس کی مثال آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ مجھے دعوت ملی کہ میں اس کے گھر جا کر اس کے ساتھ کھانا کھاؤں، اور پھر اس کے ساتھ رُوح القدس کے متعلق بات کروں۔وہ بہت سی باتوں میں الجھا ہوا تھا اور اس نے مجھ سے کہا ''ہم لوتھرن لوگوں نے کیا حاصل کیا ہے''۔میں نے جواب دیا۔کہ'' آپ کے پاس مسیح ہے''۔اس نے کہا کہ'' ہم پاک رُوح چاہتے ہیں۔کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ہم نے اسے حاصل کیا ہے۔میں نے کہا کہ'' باطنی طور پر آپ ایمان رکھتے ہیں''۔اس نے کہا کہ باطن سے آپ کا کیا مطلب ہے''۔ہم خُدا کیلئے بھوکے ہیں۔جب ہم پینتکوست اور رُوح کی نعمتوں کے بارے میں کتاب پڑھی۔تو ہم میں سے بعض لوگ ہوائی جہاز کے ذریعے کیلی فورنیا گئے، کہ وہاں مصنف کو ملیں۔لیکن جب ہم وہاں پہنچے تو اس نے ہمیں بتایا کہ گو اُس نے اس کتاب کو لکھا ہے تو بھی وہ نعمتوں سے خالی ہے اور اب جب ہم نے روح کا ظہور آپ کی زندگی میں دیکھا ہے تو ہم آپ کے ساتھ بات کرنا چاہتے ہیں۔اس لیے کہ آپ ان کے متعلق ضرور جانتے ہونگے۔

259-2 اب اس بھائی کی سیمنری کئی ایکڑ زمین میں پھیلی ہوئی ہے جس میں طالب علم کام کر کے اپنے آنے کا خرچ ادا کر سکتے ہیں۔وہاں کچھ فیکٹریاں بھی ہیں۔جو یہاں کاشتکاری کے علاوہ ملازمت بھی مہیا کرتی ہیں۔چنانچہ میں نے اپنی سرگزشت کو بیان کرنے کے لئے اس کے کھیتوں کی مثال پیش کرتے ہوئے کہا۔کہ'' ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک آدمی اپنے کھیت میں مکئی بونے کے لئے گیا۔اس نے کھیت میں سے تمام جڑوں کو نکالا۔پتھروں سے صاف کیا۔ہل چلایا۔ڈھلوں کو پھوڑا، اور اس کے بعد مکئی کو بویا ہر صبح وہ کھیتوں کی طرف دیکھنے لگا۔لیکن ایک دن چٹیل کھیت کی بجائے اس نے بڑی تعداد میں پتیوں کو اوپر نکلتے دیکھا۔اس نے کہا کہ میرے مکئی کے کھیت کیلئے خُداوند کی تعریف ہو''۔

اسکے بعد میں نے اس سے پوچھا۔'' کیا اس زمیندار نے مکئی حاصل کر لی''؟ اس نے جواب دیا کہ ہاں۔ایک طرح سے اس نے حاصل کر لی''۔

میں نے جواب دیا کہ ہاں۔فرضی طور پر۔اصلاح کے وقت آپ لوتھرن لوگ اسی طرح تھے۔گویا پتیوں کو نکال رہے تھے۔سمجھے! مکئی نے بڑھانا شروع کیا

(تاریک زمانوں کے اندر زمین میں سے گلنے سڑنے کے بعد)۔کچھ جوڑوں کے بعد ایک بڑا ڈنٹھل نکلا۔حتیٰ کہ ایک دن ریشمی کچھا نمودار ہوا۔اس ریشمی گچھے نے نبیوں کی طرف دیکھ کر کہا۔آپ پرانے لوتھرن لوگوں میں کچھ بھی نہیں۔ہماری طرف دیکھیں۔ہم نسل بڑھانے والے۔عظیم مشنری ہیں۔ہمارا دور ایک عظیم مشنری دور ہے یہ ریشمی گچھے کا زمانہ ویسلی کا زمانہ تھا۔وہ عظیم ترین مشنری تھے یہاں تک کہ انہوں نے ہمارے زمانے میں بھی فضیلت حاصل کی اس زمانے نے کیا کیا؟ یہ ہوا میں پھول کے ریزے کس طرح بکھر گئے۔

259-3 اب اگلا قدم کیا ہے۔! منطقی طور ہم سوچتے ہیں۔کہ یہ اصلی بناوٹ۔یا فصل کی کٹائی کا کامل دور ہے۔لیکن یہ ایسے نہیں

ہے۔اس کا ایک اور مرحلہ ہے۔اور یہ وہ مرحلہ ہے۔لیکن یہ ایسے نہیں ہے۔جب بھوسی یا چھلکا بنتا ہے کہ دانے کو ڈھانپ کر رکھے،اور بالکل یہی کچھ اس رُوحانی دور میں ہوا۔بیسویں صدی کے موڑ پر۔جب لودیکیائی زمانہ شروع ہوا۔تو یہ یقینی کام ہو چکا تھا کہ رُوح القدس بالکل اسی طرح نازل ہورہا ہے۔جس طرح کہ پنتکوست کے دن ہوا تھا۔لوگ بیگانہ زمانوں میں بولنے لگے،اور یہ دعویٰ کرنے لگے کہ انہوں نے غیر زبانوں کے نشان کے ساتھ۔رُوح القدس کا بپتسمہ حاصل کیا ہے۔لیکن مجھے کتنی بار کھیتوں میں جانے کا اتفاق ہوا ہے،اور وہاں موسم بہار کے آخری دنوں میں نے کئی بار گہیوں کے سٹوں کو توڑ کر اپنے ہاتھوں میں ملا ہے،کہ ان میں سے دانوں نکالوں لیکن حیرانگی کی بات ہے کہ ان کے اندر کوئی دانہ نہ ہوتا تھا۔گوفی الحقیقت نظر ایسے ہی آتا تھا کہ گہیوں اس کے اندر ہے یہ ان لوگوں کی مکمل تصویر ہے۔جو اپنے آپ کو پینتی کاسٹل کہتے ہیں اور یہ حقیقت اس بات سے اور بھی واضح ہو جاتی ہے کہ ان لوگوں نے اپنے آپ کو اسی طرح جھکڑ لیا ہے۔جس طرح کہ ان سے پہلی تنظیموں نے اپنے آپ کو جھکڑ رکھا تھا۔اس بات نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ اصل میں حقیقی بیج ہونے کی بجائے وہ چھلکا یا آئندہ پیدا ہونے والے گہیوں کے دانوں کو محفوظ رکھنے والے خلاف تھے۔بھوسا یا چھلکے کا یہ زمانہ وہ خطرناک زمانہ تھا۔جس کا یسوعؔ نے متی 24:24 میں یوں ذکر کیا ہے کہ ''اگر ہر ممکن ہوتو برگزیدوں کو بھی گمراہ کر دیں گے۔'' لوگوں نے سوچا کہ یہ چھلکا پینتی کاسٹل زمانہ اصلی بیج تھا۔لیکن اس نے ثابت کر دیا کہ یہ زندگی کو ایک ایسے زمانے تک پہنچانے والا زمانہ تھا۔جس میں اصلی بحالی آنے والی تھی اور گہیوں کے دانے یا دلہن اس قوت کے ساتھ ظاہر ہوا۔جس کا ذکر حزقی ایل 47:2-5 میں اس طرح آیا ہے۔''تب وہ مجھے شمالی پھاٹک کی راہ سے باہر لایا اور مجھے اس راہ سے جس کا رُخ مشرق کی طرف ہے۔بیرونی پھاٹک پر واپس لایا۔یعنی مشرق کی یعنی مشرق رویہ پھاٹک پر اور کیا دیکھتا ہوں کہ داہنی طرف سے پانی جاری ہے اور اس مرد نے جس کے ہاتھ میں پیمائش کی ڈوری تھی۔مشرق کی طرف بڑھ کر ہزار ہاتھ ناپا اور مجھے پانی میں سے چلایا اور پانی ٹخنوں تک تھا پھر اس نے ہزار ہاتھ اور ناپا اور مجھے اس میں سے چلایا،اور پانی گھٹنوں تک تھا۔پھر اس نے ایک ہزار اور ناپا اور مجھے اس میں چلایا اور پانی کمر تک تھا۔پھر اس نے ایک ہزار ہاتھ اور ناپا اور وہ ایسا دریا تھا کہ میں اس عبور نہیں کرسکتا تھا کیونکہ پانی چڑھکر تیرنے کی وجہ سے پہنچ گیا،اور ایسا دریا بن گیا۔جس کو عبور کرنا ممکن نہ تھا''۔

260-1 یہ سارا کام جس طریقے سے کیا گیا۔وہ خُدا کے منصوبے اور کامل ارادے کے مطابق تھا۔لوتھرؔن کے پاس راست بازی کے تحت صرف باطنی طور پر رُوح القدس تھا اور میتھوڈسٹ کے پاس تقدیس کے تحت۔اور آج یہ بحالی کو واپس لے کر آیا ہے رُوح القدس یہاں ہے۔''

261-1 ''جاگتا رہ اور ان چیزوں کو جو باقی ہیں۔اور جو مٹنے کو تھیں۔مضبوط کر۔کیونکہ میں نے تیرے کسی کام کو اپنے خُدا کے نزدیک پورا نہ پایا''۔یہ خیال دو لفظوں میں بیان کیا گیا ہے۔اور وہ ہیں۔''جاگتا رہ اور مضبوط کر''۔جاگتے رہنے کا صرف یہی مطلب نہیں۔کہ انسان جاگتا ہی رہے۔بلکہ اس کا مطلب ہے ہوشیار رہنا۔بصورت دیگر محض خطرے اور نقصان کو دل میں بٹھانا ہے۔مضبوط کرنے کا مطلب بھی مضبوط کرنے سے کہیں زیادہ ہے۔اس کا مطلب ہے مستحکم ہونا۔یہ دو حکم جو کچھ سچائی میں سے باقی رہ گیا تھا۔اس کے مٹنے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔رُوح کا یہ محاورہ مجھے ایک مثال یاد دلاتا ہے۔وہ کہ جسمانی اور اخلاقی طور پر بندھا ہوا غلاموں کا ایک گروہ اٹھ کھڑا ہوا ہے۔کہ اپنے گرفتار کرنے والوں سے بچ نکلے۔(فی الحقیقت سردیسؔ کا مطلب بھی یہی ہے) بچ نکلنے والا۔ان کا پیچھا کیا جا رہا ہے،اور اس کا عظیم اور جلالی منافع ضائع ہو چکا ہے۔ان پر دوبارہ قبضہ تو نہیں کیا گیا لیکن جو کچھ ان کے متعلق کہا جاسکتا ہے وہ صرف یہی ہے کہ وہ بچ نکلے ہیں گو صاف طور پر نہیں جس طرح کہ کلام کے مطابق کچھ نکلے وہ اپنی آزادی کو بہت حد تک کھو چکے تھے اب خداوند کہتا ہے کہ تم باطنی اعتبار سے دوبارہ غلامی میں جا چکے ہو۔دیکھنا کہیں تم بھی غصہ میں نہ آجانا واپس جانے سے رکنے کے لئے ہوشیار ہونا لازمی ہے اور اپنی اسیری کے متعلق ہمیشہ خبردار رہنا

ضروری ہے ورنہ آپ سب کچھ کھو بیٹھیں گے۔ اب جو کچھ باقی رہ گیا ہے اسے اس طریقے سے مضبوط کریں کہ آپ مستقیل طور پر قائم ہو جائیں اور یوں مستقبل کے نقصان سے بچنے کے لئے مطمین ہو جائیں آپ کے لئے یہ موقع ہے کہ جو کچھ آپ نے پورا نہیں کیا اسے پورا کریں لیکن کیا وہ آگے بڑھے؟ نہیں جناب انہوں نے رُوح کی آواز کو سنا اور ایک اور زمانہ اسیری میں چلا گیا یوں خُدا نے دوسرے لوگوں کو کھڑا کیا جو اسکی مرضی کو پورا کریں خدا نے باقی فرقوں کی طرح لوتھرن کو بھی پیچھے چھوڑ گیا اور اب وہ کبھی اپنی جگہ پر واپس نہ آئیں گے خُدا کو آگے بڑھنا پڑا اور ایک نئے زمانہ میں مزید سچائی اور تھوڑی سی اور بحالی لے کر آیا۔

فیصلہ

261-2 مکاشفہ 3:3 ''پس یاد کر کہ تو نے کس طرح تعلیم پائی اور سنی تھی اور اس پر قائم رہ اور توبہ کر اور اگر تو جاگتا نہ رہے گا تو میں چور کی طرح آؤں گا اور تجھے ہرگز معلوم نہ ہوگا کہ کس وقت تجھ پر آ پڑوں گا''۔

میں اس آیت کے لئے ووئیسٹ Wuest کا ترجمہ پڑھنا چاہوں گا۔ ''پس اس بات کو یاد کرتے ہوئے کہ تو نے کس طریقے سے (سچائی کو ایک مستقل امانت کے طور پر رکھا) اور تو نے کس طریقے سے اسے سنا اور اس کی حفاظت کی اب فوری طور پر اپنے خیال کو تبدیل کر'' اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ خُدا نے ان کو سچائی ایک مستقل امانت کے طور پر دی تھی یہ قبول کی گئی اور یہ ان کی ناقابل تنسیخ میراث تھی اور یہ اس بات کو دکھانے کے لئے قائم ہے کہ وہ اس کے ساتھ کیا کریں گے کیا وہ اس کی قدر کریں گے یا نہیں اور یہ سچ ہے ان کو خوشخبری کی یہ بنیادی سچائی دی گئی تھی کہ'' راست باز ایمان سے جیتا رہے گا''۔ ''نجات خُداوند کی طرف سے ہے''۔ انہوں نے بائبل کی اس سچائی کو سنا تھا جس نے روم کی تعلیم کو رد کیا تھا اور پاپائی اختیار کو بیکار کر کے رکھ دیا تھا۔ انہوں نے اس سچائی کو سنا کہ کلیسیا کسی کو نہیں بچا سکتی وہ خُداوند کی فسح کو سمجھ چکے تھے اور پانی کے بپتسمہ کے متعلق بھی ان کو روشنی مل چکی تھی انہوں نے بتوں کو نکال باہر کیا سچائی؟ ایسا اور کوئی زمانہ کیوں نہ تھا جس میں مزید شخص اس قدر روشنی ڈالنے کیلئے ہوں ان کے پاس پرانے نظام کے تمام پرزوں کو الگ الگ کر کے جانچ پڑتال کرنے کیلئے کافی روشنی تھی، یا پھر نئے سرے شروع کرنے کے لئے کافی بھی خاصی واقفیت تھی کہ خُدا ان کو حکم پر حکم اور قانون پر قانون تک لے جائے۔ انہوں نے سچائی کو قبول کیا تھا وہ اس کے طالب تھے اس لئے انہوں نے اسے سنا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ انہوں کے کس طرح سنا؟ کیا انہوں نے اس پر تعمیر ہونے کے لئے سنا یا پھر یہ اسی رویئے کے ساتھ تھا جو بہت سے یونانیوں کا تھا کہ کسی بات پر گفتگو کی جائے اور اس پر کوئی نظریہ قائم کیا جائے؟ بظاہر سچائی کا عمیق کلام عالمانہ انداز سے سنایا جاتا تھا نہ کہ عملی طور پر کام کرنے کیلئے اس لئے کہ خُدا اس کے متعلق ذہنوں کی تبدیلی کا تقاضا کر رہا تھا اگر یہ خُدا کا کلام ہے جو کہ فی الحقیقت ہے تو اس کی فرمابرداری کرنی پڑے گی اور اس کی فرمابرداری نہ کرنے کی وجہ سے سزا ملے گی جب مقدس ہیکل کے محافظوں کو سوتے پایا گیا تو انکو مارا گیا اور ان کے کپڑوں کو آگ لگا دی گئی خُداوند ان لوگوں کے ساتھ کیا کرے گا جو اس زمانے میں پہرہ دینے میں سستی کر رہے ہیں؟

''میں چور کی طرح آؤں گا'' قدیم سردیس لگاتار ان ڈاکوں سے پریشان تھا جو پہاڑوں سے اتر کر لوگوں کو لوٹ لیا کرتے تھے یوں جو کچھ رُوح ان کو کہہ رہا تھا کہ میں چور کی طرح آ جاؤں گا۔ وہ اس کے مطلب کو خوب سمجھتے تھے اس لئے صرف بیداری مغزی اور تیاری ہی اس کی آمد کے لئے مطمئن کر سکتی تھی ہم جانتے ہیں کہ یہ پیغام جھوٹے انگور کیلئے ہے۔ اس لئے کہ خُداوند کی آمد اسی طرح ہوگی جس طرح کہ نوح کے دنوں میں ہوا آٹھ اشخاص جو بچائے گئے وہ آنے والے طوفان سے خوب خبردار تھے اور خبردار ہونے کی وجہ سے وہ تیار ہو کر بچ گئے لیکن بے دین لوگوں کی دنیا بہہ گئی راست بازوں کے ساتھ واسطہ روز ہی پڑتا تھا اور انہوں نے سچائی کو بھی سنا تو بھی انہوں نے اسے ایک طرف موڑ دیا یہاں

تک کے پھر دیر ہوگئی ان دنوں کے جسمانی لوگ آج کل کے معیاری مسیحوں کی مانند ہیں جو زمینی چیزوں سے بھرے پڑے ہیں اوران سے اس قدر لطف اُٹھاتے ہیں کہ ان کے اندر رُوحانی باتوں کے لئے کوئی خواہش نہیں اور نہ ہی وہ اس سے خبر دار ہیں اور نہ ہی اس کے ظہور کے لئے تیار۔

تعریف

262-2 مکاشفہ 3:4 ''البتہ سردیس میں تیرے ہاں تھوڑے سے ایسے شخص ہیں جنہوں نے اپنی پوشاک آلودہ نہیں کی وہ سفید پوشاک پہنتے ہوئے میرے ساتھ سیر کریں گے۔ کیونکہ وہ اس لائق ہیں'' اس جگہ لفظ شخص اسی طرح استعمال کیا گیا ہے جس طرح کہ اعمال 1:15 میں بالاخانے کے متعلق کیا گیا ہے کہ وہاں ''تخمیناً'' ایک سوبیس شخصوں کی جماعت تھی''۔ لیکن میرے لئے اس کا مطلب اس سے کہیں زیادہ ہے۔ یہ اس صداقت کو پیش کرتے ہیں۔ جو ہر زمانے میں قائم کی گئی اور اسے ہمارے خُداوند نے زور دے کر کہا اور وہ یہ ہے کہ ان زمانوں کا کلیسیائی نظام دو انگوروں سے بنایا گیا یعنی اصلی اور نقلی انگور سے خُدا نے اپنی اعلیٰ مرضی کے مطابق ان دونوں کو باہم اکٹھا رکھ کر ان کو کلیسیا کا نام دیا ذرا دیکھیں کہ اس زمانے میں اس نے کس طرح ان کو کلیسیا کہہ کر جھڑکا۔ خُداوند یہ نہیں کہتا کہ سردیس میں ان دوکلیسیاوں کو لکھ۔ بلکہ کلیسیا کا لفظ استعمال کیا گیا ہے گو وہ دو طرح کے انگوروں سے بنی ہے یہاں وہ کہتا ہے کہ ''میں تیرے کاموں کو جانتا ہوں تو مردہ ہے اور میں نے تیرے کسی کام کو پورا نہیں پایا''۔ وہ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے مزید کہتا ہے کہ تیرے ہاں کلیسیا میں تھوڑے سے لوگ ہیں جو دُرست ہیں اور میرے لائق ہیں۔ اب یہ شخص جو خُدا کے اصلی مقدسین تھے اپنی روش سے خُدا کو خوش کر رہے تھے۔ انکی پوشاک صاف تھی۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان دنوں میں پوشاک کا نچلہ حصہ زمین کے ساتھ لگا ہوتا تھا اور یوں چلتے وقت وہ زمین کی مٹی اور گندگی کو بھی چھوتا تھا یہ لوگ اس بات کا بڑا خیال کرتے تھے کہ وہ اس طرح چلیں، کہ دنیاوی گندگی سے آلودہ نہ ہوں وہ رُوح میں تھے اور رُوح میں ہی چلتے تھے وہ پاک اور اس کے حضور بے الزام تھے یوں وہ اپنے مقصد کو پورا کر رہے تھے کیونکہ اِفسیوں 1:4 میں ہمارے لئے خُدا کے مقصد کا ذکر ہے''۔۔۔ کہ ہم اس کے نزدیک محبت میں پاک اور بے الزام ہوں''۔

263-1 اب اس آیت سے جو ظاہر کرتی ہے کہ خُدا کے برگزیدہ صرف تھوڑے سے ہوں گے آپ بڑی صفائی سے دیکھ سکتے ہیں کہ ہم اس زمانے کے متعلق کیا سکھاتے چلے آرہے ہیں یہ بے ترتیب تھا اور یہ نامکمل تھا یہ بیسوں طرح سے بٹا ہوا تھا اور خُدا نے اسے اس کے کام پر جھڑکا۔ یہ کمزور بیمار اور مرنے کے قریب تھا یہ کوئی جلالی دور نہ تھا جیسا کہ جسمانی خیال کے پروٹسٹنٹ تاریخ دان اس کو بنانے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ اس درخت کی طرف ایک سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو کیڑا لگ چکا ہے۔ پتے جھڑ چکے ہیں اور بے پھل ہو چکا ہے ماسوائے کچھ بدشکل اور گلے سڑے پھل کے جو جلد ہی زمین پر گرنے والا ہے لیکن ایک لمحہ کے لئے ٹھہریئے۔ ذرا نزدیک سے دیکھیں وہاں درخت کی چوٹی پر سورج کی روشنی میں پہلے پھل بھی تھے جن کو تھوڑے سے شخص کہا گیا ہے۔ وہ اس میں کامل تھے کیونکہ وہ اس سے پیدا ہوئے اس سے معمور ہو کر اس کے کلام کے ذریعے اس کے ساتھ ساتھ چلتے تھے ان چند اشخاص کے لئے خُدا کا شکریہ ہو!

263-2 ''اور وہ میرے ساتھ سیر کریں گے''۔ یہ وہ بات ہے جو خُدا ان کے متعلق کہتا ہے کہ وہ ان کی سیدھی روشنی کی وجہ سے ان کو سرفراز کرے گا یہ ان کی اس میراث کا حصہ ہے جو خُدا نے ان کیلئے مخصوص کر رکھی ہے اگر وہ زندگی کی مشقتوں اور پھندوں میں اس کے ساتھ چلنے کیلئے راضی ہوں اور اس کے لئے تعظیم کا باعث بنیں تو وہ ان کو صلہ دے گا۔ وہ ہماری محبت کی محنت کو بھولنے والا نہیں ہے۔ خُدا ہماری ان کوششوں کے جواب میں جو ہم اس کو خوش کرنے کیلئے کرتے ہیں ہمیشہ بدلہ دے گا۔

264-1 ہاں وہ دُنیا میں اس کے ساتھ ساتھ چلتے رہے اور اس میں ملوث نہ ہوئے انہوں نے دُنیا کے نظام کو غالب نہ آنے

دیا۔ جب اس زنامے کے ممتاز اشخاص نے اپنے آپ کو ریاست کی چاپلوسی کے سامنے جھکا دیا اور رُوحانی خیالات کی بجائے سیاسی خیالات کو اپنایا اور دُنیا کی راہ پر ہو لئے تو یہ تھوڑے سے اشخاص کلام کے ساتھ کھڑے رہے اور یوں انہوں نے خُداوند کو جلال دیا اور اب اس کے جواب میں وہ ان کی حوصلہ افزائی کرے گا کیونکہ وہ سفید پوشاک پہنے ہوئے اس کے ساتھ سیر کریں گے انہوں نے زمین پر اسکی نشاندہی کی ہے اور اب وہ نئے یروشلیم میں ان کی نشاندہی کرے گا اور وہ شناخت کس قدر نرالی ہوگی یہ بات مجھے مسرور کر دیتی ہے تو بھی اس کی انکساری اور فروتنی کو دیکھ کر مجھے رونا آجاتا ہے کیونکہ آپ دیکھیں گے کہ جس طرح دُنیا کے رہنما اپنا لباس عام لوگوں سے الگ رکھتے اسی طرح اس نے نہیں کیا بلکہ وہ بھی مقدسوں جیسا لباس پہنے ہوئے ہے۔ نہیں۔ بلکہ وہ اس کی مانند ہیں اور وہ ان کی مانند بلکہ جیسا کہ یوحنا نے کہا ہے کہ ''وہ اس کو اسی طرح دیکھیں گے جیسا کہ وہ ہے''۔

264-2 ''کیونکہ وہ اس لائق ہیں''۔ کیا آپ نے خیال کیا کہ یہ کون کہہ رہا ہے؟ یہ یسوع کے اپنے الفاظ ہیں یہی ایک ہے جس کو تخت کے اوپر بیٹھے ہوئے کے ہاتھ سے اس کتاب کو لینے کے لائق پایا گیا۔ اور اب یہ مستحق شخص اپنے مقدسین کو کہہ رہا ہے کہ ''تم اس کے مستحق ہو'' یہ الفاظ رومیوں 8:33۔ کی طرح گونجتے ہیں کہ ''خُدا کہتا ہے کہ میں راست باز ہوں''۔ وہاں خُدا کی راستبازی کی سفید روشنی میں یسوع کی میٹھی آواز کو یوں کہتے سنئے۔ کہ ''یہ میرے ہیں یہ راستباز ہیں اور یہ اس لائق ہیں وہ سفید پوشاک پہنے ہوئے میرے ساتھ سیر کریں گے۔

غالب آنے والوں کے لئے وعدہ

264-3 مکاشفہ 3:5۔ ''جو غالب آئے اسے اسی طرح سفید پوشاک پہنائی جائے گی اور میں اس کا نام کتاب حیات سے ہرگز نہ کاٹوں گا بلکہ اپنے باپ اور اس کے فرشتوں کے سامنے اس کے نام کا اقرار کروں گا''۔

جو غالب آئے اسے اسی طرح سفید پوشاک پہنائی جائے گی اصل میں یہ چوتھی آیت کی دہرائی ہے۔ جہاں تھوڑے سے شخصوں کا حوالہ دیا گیا ہے۔ جنہوں نے اپنی پوشاک کو آلودہ نہیں کیا۔ کئی سال گزرے کہ ہم ایک محاورہ استعمال کیا کرتے تھے جو بغیر کسی شک کے اسی آیت سے اخذ کیا گیا ہے اور وہ ہے کہ ''اپنے لہنگوں کو صاف رکھیں''۔ اس کا مطلب ہے کہ اپنے آپ کو قابل اعتراض باتوں میں نہ پھنسانا۔ دوسرے لوگ اس میں پھنس سکتے ہیں اور آپ بھی ان میں پھنسنے کی آزمائش میں پڑ سکتے ہیں، یا کوئی دوسرا شخص آپ کو باتوں میں پھنسا سکتا ہے۔ لیکن ان سے دور رہ کر اپنے آپ کو صاف رکھیں جو لوگ اس مشورے پر عمل کریں گے خُدا ان کو اجر دے گا اور جس طرح وہ خود سفید پوشاک پہنے ہے اسی طرح وہ ان کو بھی سفید پوشاک پہنائے گا۔ پطرس، یعقوب اور یوحنا نے پہاڑ پر اسے دیکھا اس کی پوشاک نور کی مانند سفید تھی یہ وہ لباس ہے جس سے مقدس لوگ ملبس کئے جائیں گے ان کے لباس چمکدار اور نہایت ہی سفید ہوں گے۔

265-1 آپ جانتے ہیں کہ ہم آخری زمانے میں زندگی گزار رہے ہیں۔ یہی وہ زمانہ ہے جس میں کلیسیائیں باہم متحد ہونگی اور جس طرح وہ اب دنیا کی سیاست پر قبضہ کئے ہوئے ہیں اسی طرح جلد ہی وہ دُنیا کی دولت پر قبضہ کریں گے اس کے بعد اگر آپکا تعلق کلیسیا کی عالمگیر تنظیم (ورلڈ آرگنائزیشن آچرچز) کے ساتھ نہ ہوگا تو آپ نہ کچھ خرید سکیں گے اور نہ کچھ فروخت کر سکیں گے آپ سب کچھ کھو بیٹھیں گے۔ جو لوگ خُدا کے وفادار ہوں گے اور اپنی پوشاکوں کو کلیسیائی ترتیب کے دُنیاوی نظام کی گندگی سے صاف رکھیں گے ان کو جسمانی لحاظ سے دُکھ اٹھانا پڑے گا ان کے سامنے ایک بھاری آزمائش ہوگی منادوں کو اس شرط پر کام کرنے کی اجازت ہوگی وہ مخالف مسیح حیوانی نظام کے اندر رہ کر کام کریں۔ وہ کلیسیائی نظام کی چاپلوسی کریں گے اور لوگ ان جھوٹے چرواہوں کی پیروی ذبح خانوں تک کریں گے لیکن عدالت میں وہ سب برہنہ ہوں گے ان کو سفید جام قبضہ کئے ہوئے ہیں۔ کہ وہ مخالف مسیح حیوانی نظام کے اندر رہ کر کام کریں وہ کلیسیائی نظام کی چاپلوسی کریں

گے اور لوگ ان جھوٹے چرواہوں کی پیروی ذبح خانوں تک کریں گے، لیکن عدالت میں وہ سب برہنہ ہونگے ان کو سفید جامے نہیں دیئے جائیں گے اور نہ ہی وہ ان کے ساتھ چلیں گے آپ دُنیا کے دھبے دار پوشاکوں کے ساتھ یہاں شیطان کا ہاتھ تھامے اس توقع کے ساتھ نہیں چل سکتے وہاں آپ خُدا کے ساتھ ہوں گے یہ بیدار ہونے اور خُدا کو یہ پکارتے ہوئے دیکھنے کا وقت ہے کہ ''اے میری امت کے لوگو اس میں سے یعنی منظّم نظام سے نکل آؤ اور اسکے گناہوں میں شریک نہ ہو اور اس کی آفتوں میں سے کوئی تم پر نہ آجائے''۔ آمین۔ خُدا کہہ رہا ہے کہ جس طرح تم نے آفتوں سے اجتناب کیا ہے اسی طرح اس دنیا کے مذاہب سے بھی کنارہ کشی کرو دُنیا کے ساتھ چلنا بند کر دو اور اپنے لباس کو توبہ اور برّے کے خون سے سفید کریں لیکن یہ آج ہی کریں کیونکہ کل بہت دیر ہوسکتی ہے۔

265-2 ''جو غالب آئے ہیں۔ اس کا نام کتابِ حیات سے ہرگز نہ کاٹوں گا''۔ ایک مرتبہ پھر ہم کلام کے نہایت ہی مشکل حصہ کی طرف آئے ہیں یہ آیت سطحی لحاظ سے آرمنئین اور کیلونسٹ دونوں ہی اپنے مقاصد کی خاطر استعمال کریں گے۔ آرمنئین اعلان کرتے ہیں کہ یہ آیت یقینی طور پر یوحنا 6:37-44 کو منسوخ کرتی ہے کہ ''جو کچھ باپ مجھے دیتا ہے میرے پاس آجائے گا اور جو کوئی میرے پاس آئے گا اسے میں ہرگز نکال نہ دوں گا کیونکہ میں آسمان سے اس لئے نہیں اترا ہوں کہ اپنی مرضی کے موافق عمل کروں بلکہ اس لئے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے موافق عمل کروں اور میرے بھیجنے والے کی مرضی یہ ہے کہ جو کچھ اس نے مجھے دیا ہے میں اس میں سے کچھ نہ کھوؤں بلکہ اسے آخری دن پھر زندہ کروں۔ کیونکہ میرے باپ کی مرضی یہ ہے کہ جو کوئی بیٹے کو دیکھے اور اس پر ایمان لائے ہمیشہ کی زندگی پائے اور اسے آخری دن پھر زندہ کروں۔ پس یہودی اس پر بڑبڑانے لگے اس لئے کہ اس نے کہا تھا کہ جو روٹی آسمان سے اتری وہ میں ہوں اور انہوں نے کہا کیا یہ یوسفؔ کا بیٹا یسوعؔ نہیں جس کے باپ اور ماں کو ہم جانتے ہیں؟ اب یہ کیونکر کہتا ہے کہ میں آسمان سے اترا ہوں؟ یسوعؔ نے جواب میں ان سے کہا آپس میں نہ بڑبڑاؤ۔ کوئی میرے پاس نہیں آسکتا جب تک باپ جس نے مجھے بھیجا ہے اسے کھینچ نہ لے اور میں اسے آخری دن پھر زندہ کروں گا۔ آرمنئین باپ کی مرضی کو اختیارِ اعلیٰ کا مقصد نہیں سمجھتے بلکہ جوں ہی وہ پیچھے کھڑا ہے کہ دیکھے کہ بنی نوع انسان اس کی اچھی اور کرم نوازی کی نعمت حتیٰ کہ ابدی زندگی کے ساتھ کیا کرتا ہے تو وہ اس کو صرف اس کے ذاتی اطمینان سے منسوب کرتے ہیں۔

266-1 کیلون گروہ کے لوگ اسے اس طرح نہیں سمجھتے وہ اس آیت میں ایک بھاری تسلی پاتے ہیں جو دُکھی اور بوجھ کے نیچے دبے ہوئے مقدسین کو دی گئی ہے اس کی کچھ پرواہ نہیں کہ وقت کس قدر برا اور اذیتیں کس قدر ہولناک ہیں۔ اس لئے کہ غالب آنے والا ایک ہی ہے۔ ''جس کا ایمان ہے کہ یسوعؔ ہی مسیح ہے اس کا نام حیات سے ہرگز نہ کاٹا جائے گا''۔ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ زندگی کی کتاب برّے کی کتابِ حیات نہیں۔ لیکن حسبِ معمول جب کوئی اس آیت کو سطحی لحاظ سے دیکھتا ہے تو وہ اسے سمجھتا بھی سطحی طور پر ہے۔

266-2 خُدا کے ریکارڈ سے نام کے مٹائے جانے کا امکان عام مطالعہ سے زیادہ کا مستحق ہے کیونکہ اب تک عام طالب علموں کا خیال ہے کہ خُدا نئے سرے سے پیدا ہونے والے لوگوں کے نام برّہ کی کتابِ حیات میں لکھتا ہے اور جب کسی وجہ سے وہ نام کاٹا جاتا ہے جس طرح کہ وہ نام لکھنے سے پیشتر تھا جو کچھ خُدا کا کلام سکھاتا ہے۔ یہ خیال سو فیصد اس کے برعکس ہے۔

266-3 اس مطالعہ کے آغاز میں ہی اس بات کو سمجھ لینا چاہیئے کہ کلام میں ایک بھی حوالہ نہیں جو یہ بتائے کہ خُدا اس وقت ناموں کا ریکارڈ تیار کر رہا ہے۔ یہ سب کچھ بنائے عالم سے پیشتر کیا گیا جس کا کہ ابھی تھوڑی دیر کے بعد ہم ذکر کریں گے علاوہ ازیں یہاں ہمارا مقصد ان دو گروہوں کی بحث میں شامل ہونا نہیں گو ان دونوں کو ابدی زندگی حاصل کرنے کا موقع ملا۔ لیکن ان میں سے ایک گروہ نے اسے قبول کرلیا اور اپنا نام ریکارڈ میں شامل کرلیا جب کہ جس گروہ نے اسے رد کیا۔ وہ اپنا نام لکھوانے سے معذور رہا اصل میں ہم کلام میں سے دکھائینگے کہ لوگوں کی اکثریت جو نئے سرے سے پیدا بھی نہیں ہوتی ابدی زندگی میں داخل ہوگی گو یہ بات بڑی حیرت انگیز نظر آتی ہے تو بھی یہ سچ ہے ہم یہ بھی

دکھائیں گے لوگوں کا ایک ایسا گروہ بھی ہے جن کے نام اس کتاب میں بنائے عالم سے پیشتر لکھے گئے ہیں اور وہ کسی بھی حالت میں وہاں سے مٹائے نہ جائیں گے اور پھر یہ بھی دکھائیں گے کہ ایک ایسی بھی گروہ ہے جن کے نام تو بنائے عالم سے پیشتر لکھے گئے تھے۔لیکن وہ مٹائے جائیں گے۔

267-1 اس مضمون کو شروع کرتے ہوئے ہم ابتدا سے ہی کہتے ہیں اس دعوے کی کوئی بنیاد نہیں کہ برّے کی کتاب حیات۔کتاب حیات سے مختلف ہے۔کتاب حیات کو برّے کی کتاب حیات یا مسیح کی کتاب حیات حتیٰ کہ اپنی کتاب حیات اور زندوں کی کتاب کہہ کر پکارا جاسکتا ہے اس میں صرف نام لکھے گئے ہیں مکاشفہ 13:8 اور زمین کے وہ سب رہنے والے جن کے نام اس برّہ کی کتاب حیات میں لکھے نہیں گئے جو بنائے عالم کے وقت سے ذبح ہوا ہے اس حیوان کی پرستش کریں گے۔مکاشفہ 17:8 یہ جو تو نے حیوان دیکھا یہ پہلے تو تھا مگر اب نہیں ہے اور آئندہ اتھاہ گڑھے سے نکل کر ہلاکت میں پڑے گا'' اور زمین کے رہنے والے جن کے نام بنائے عالم کے وقت سے کتاب حیات میں لکھے نہیں گئے،۔اس حیوان کا یہ حال دیکھ کر پہلے تھا اور اب نہیں اور پھر موجود ہو جائے گا تعجب کریں گے'' مکاشفہ 15-20:12 ''پھر میں نے چھوٹے بڑے سب مردوں کو اس تخت کے سامنے کھڑے ہوئے دیکھا اور کتابیں کھولی گئیں پھر ایک اور کتاب کھولی گئی یعنی کتاب حیات اور جس طرح ان کتابوں میں لکھا ہوا تھا۔ان کے اعمال کے مطابق مردوں کا انصاف کیا گیا اور سمندر نے اپنے اندر کے مردوں کو دے دیا۔ اور موت اور عالم ارواح نے اپنے اندر کے مردوں کو دے دیا۔اور ان میں سے ہر ایک کے اعمال کے موافق اس کا انصاف کیا گیا۔پھر موت اور عالم ارواح آگ کی جھیل میں ڈالے گئے یہ آگ کی جھیل دوسری موت ہے۔اور جس کسی کا نام کتاب حیات میں لکھا ہوا نہ ملا۔وہ آگ کی جھیل میں ڈالا گیا''۔یہاں سے آپ دیکھ سکتے ہیں۔کہ گو اور بھی کتابوں کا ذکر کیا گیا صرف ایک ہی کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے جس میں نام ہیں۔ مکاشفہ کی کتاب میں اسے برّے کی کتاب حیات یا کتاب حیات کہا گیا ہے۔

267-2 اب یہ کتاب کہاں ملتی ہے؟ لوقا 24-10:17 وہ ستر خوش ہو کر پھر آئے،اور کہنے لگے۔اے خُداوند تیرے نام سے بد رُوحیں بھی ہمارے تابع ہیں۔اس نے ان سے کہا۔میں شیطان کو بجلی کی طرح آسمان سے گرا ہوا دیکھ رہا تھا۔دیکھو میں نے تم کو اختیار دیا کہ سانپوں اور بچھوؤں کو کچلو اور دشمن کی ساری قدرت پر غالب آؤ اور تم کو ہرگز کسی چیز سے ضرر نہ پہنچے گا۔تو بھی اس سے خوش نہ ہو،کہ رُوحیں تمہارے تابع ہیں۔بلکہ اس سے خوش ہو کر تمہارے نام آسمان پر لکھے ہوئے ہیں۔اس گھڑی وہ رُوح القدس سے خوشی میں بھر گیا،اور کہنے لگا۔ تمہارے نام آسمان پر لکھے ہوئے ہیں اور کہنے لگا۔اے باپ آسمان اور زمین کے خُداوند میں تیری حمد بیان کرتا ہوں،کہ تو نے یہ باتیں داناؤں اور عقلمندوں سے چھپا ئیں اور بچوں پر ظاہر کیں۔ہاں اے باپ کیونکہ ایسا ہی مجھے پسند آیا۔میرے باپ کی طرف سے سب کچھ مجھے سونپا گیا،اور کوئی نہیں جانتا۔کہ بیٹا کون ہے سوا باپ کے اور کوئی نہیں جانا کہ باپ کون ہے سوا بیٹے کے اور اس شخص کے جس پر بیٹا اسے ظاہر کرنا چاہیے،اور شاگردوں کی طرف متوجہ ہو کر خاص ان ہی سے کہا مبارک ہیں وہ آنکھیں جو یہ باتیں دیکھتی ہیں جنہیں تم دیکھتے ہو کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ بہت سے نبیوں اور بادشاہوں نے چاہا کہ جو باتیں تم دیکھتے ہو مگر نہ دیکھیں،اور جو باتیں تم سنتے ہو سنے مگر نہ سنیں۔کتاب حیات لازمی طور پر آسمان پر ہے،اور سفید تخت کے سامنے ظاہر ہوگی ان آیات میں یسوعؔ نے کہا کہ ان کے نام آسمان پر لکھے گئے ہیں چونکہ نام کتاب حیات میں پائے جاتے ہیں اس لیے لازمی طور پر ان کو اسی کتاب کے اندر ہی لکھا ہے یسوع ستر شاگردوں سے باتیں کر رہا تھا آیت سترہ لیکن تیسویں آیت کے مطابق وہ بارہ شاگردوں سے بھی بات کر رہا تھا یہ سب خوش ہو رہے تھے کہ یسوعؔ کے نام کی وجہ سے بدرُوحیں بھی ان کے تابع ہیں مسیح کا جواب تھا کہ اس بات پر خوش نہ ہو کہ روحیں تمہارے تابع ہیں بلکہ اس بات پر کہ تمہارے نام آسمان یعنی کتابِ حیات میں لکھے ہوئے ہیں آپ دیکھیں کہ یہاں یہوداہؔ بھی ان لوگوں میں شامل ہے جو یسوع کے نام سے بدرُوحیں نکالتا تھا۔لیکن ہم جانتے ہیں کہ وہ شیطان اور ہلاکت کا

فرزند تھا۔

یوحنا 6:71-72 ''یسوع نے انہیں جواب دیا کہ کیا میں نے تم بارہ کو نہیں چن لیا؟ اور تم میں سے ایک شخص شیطان ہے اس نے یہ شمعون اسکریوتی کے بیٹے یہوداہ کی نسبت کہا۔ کیونکہ یہی جوان بارہ میں سے تھا۔ اسے پکڑوانے کو تھا''۔ یوحنا 17:12 میں لکھا ہے۔''جب تک میں ان کے ساتھ رہا۔ میں نے تیرے اس نام کے وسیلہ سے جو تو نے مجھے بخشا ہے۔ ان کی حفاظت کی۔ میں نے ان کی نگہبانی کی اور ہلاکت کے فرزند کے سوا ان میں کوئی ہلاک نہ ہوا۔

تا کہ کتاب مقدس کا لکھا پورا ہو''۔ پھر یوحنا 18-11-13:10 میں یوں مرقوم ہے۔''یسوع نے اس سے کہا۔ جو نہا چکا ہے اس کو پاؤں کے سوا اور کچھ دھونے کی حاجت نہیں۔ بلکہ سراسر پاک ہے اور تم پاک ہو لیکن سب کے سب نہیں، کیونکہ وہ اپنے پکڑوانے والے کو جانتا تھا۔ اس لیے اس نے کہا تم سب پاک نہیں ہو۔ جنکو میں نے چنا انہیں میں جانتا ہوں لیکن یہ اس لیے کہ نوشتہ پورا ہو کر جو میری روٹی کھاتا ہے۔ اس نے مجھ پر لات اٹھائی''۔ اب اگر زبان کا کوئی مطلب ہے۔ تو ہمیں یہ ماننا چاہیے کہ یہوداہ کو بھی یسوع نے چنا۔ (یوحنا 1- 11 :13 یہوداہ بھی یسوع کو باپ کی طرف سے دیا گیا۔

یوحنا 17:12 یہاں اس بات کی طرف خاص توجہ دیں کہ ''چُننا'' اور دیا جانا معنوی لحاظ سے ایک ہی بات ہے۔ جیسا کہ موسیٰ۔ فرعون۔ یعقوب اور عیسو کی تمثیل سے عیاں ہوتا ہے کیونکہ عیسو اور فرعون کا پہلے ہی سے علم تھا تو بھی وہ ہلاکت کے لئے چنے گئے۔ جب کہ موسیٰ اور یعقوب کا انجام بڑا اجلالی تھا۔

1 پطرس 2:8-9 رد کئے جانے اور چناؤ کا ذکر کرتا ہے۔'' کیونکہ وہ نافرمان ہو کر کلام سے ٹھوکر کھاتے ہیں اور اسی کے لئے مقرر بھی ہوئے تھے۔ لیکن تم ایک برگزیدہ نسل۔ شاہی کاہنوں کا فرقہ مقدس قوم اور ایسی امت ہو جو خُدا کی خاص ملکیت ہے۔

یہوداہ کا شمار بھی بارہ میں کیا گیا اور پینتکوست سے قبل اس نے خدمت میں حصہ بھی پایا۔ اعمال 17-1:16 ''اے بھائیو! اس نوشتہ کا پورا ہونا ضرور تھا جو رُوح القدس نے داؤد کی زبانی اس یہوداہ کے حق میں پہلے سے کہا تھا۔ جو یسوع کے پکڑنے والوں کا رہنما ہوا کیونکہ وہ ہم میں شمار کیا گیا اور اس نے اس خدمت کا حصہ پایا''۔ خدمت کے جس حصہ کو یہوداہ نے ان بارہ کے ساتھ پایا''۔ اور اسے کھو دیا۔ وہ نہ تو دوسروں سے کم تر تھا۔ اور نہ ہی وہ شیطانی اور دوسروں کی خدمت میں حائل ہونے والا حصہ تھا۔ اعمال 25 :1 کہ وہ اس خدمت اور رسالت کی جگہ لے۔ جسے یہوداہ چھوڑ کر اپنی جگہ گیا۔'' یہوداہ ایک شیطان تھا جو رُوح القدس کی دی ہوئی خدمت کو کھو بیٹھا اور خودکشی کر کے اپنی جگہ چلا گیا۔ اس کا نام کتاب حیات میں لکھا ہوا تھا، لیکن وہ وہاں سے مٹا دیا گیا''۔

اب پیشتر اس کے کہ ہم یہوداہ کے متعلق مزید کہیں آیئے ذرا ہم پرانے عہد نامے کی طرف واپس جائیں اور دیکھیں کہ خُدا نے اس قسم کا کام کہاں کیا۔ پیدائش 26-35:23 یعقوب کے بارہ بیٹے تھے۔ اور ان کے نام یہ تھے۔ روبن۔ شمعون۔ لاوی۔ یہوداہ۔ اشکار، زبولون۔ یوسف اور بنیامین ۔ دان اور نفتالی۔ جد اور آشر یہ بارہ بیٹے اسرائیل کے بارہ قبیلے شمار میں تیرہ ہوں اور اس کے لئے یوسف دو بیٹوں کو شرف حاصل ہوا کہ وہ بارہ کو تیرہ بنائیں آپ جانتے ہیں کہ یہ ضروری کیوں ہوا اس لئے کہ خدا نے لاویوں کو اپنی خدمت کے لئے الگ کر لیا تھا کہ وہ کہانت کی خدمت سرانجام دیں یوں جب اسرائیل نے مصر کو چھوڑا اور خدا نے ان کو بیابان میں خیمہ دیا تو ہم دیکھتے ہیں کہ لاویوں نے بارہ قبیلوں یعنی روبن۔ شمعون۔ اشکار۔ یہوداہ۔ زبولون اور بنیامین۔ دان۔ نفتالی۔ جد۔ آشر۔ افرائیم اور منسی کی خدمت کرنا شروع کی۔ ان کے لشکروں کے نام گنتی 28-10:11 میں اسی ترتیب کے ساتھ دیئے گئے ہیں اور ان میں یوسف اور لاوی کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔ لیکن جب ہم مکاشفہ 8-7:4 کو دیکھتے ہیں تو وہاں یوں لکھا ہے۔ کہ''۔۔۔ جن پر مہر کی گئی ہے میں نے ان کا شمار سنا کہ بنی اسرائیل کے سب قبیلوں میں

سے ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر کی گئی اور یہاں ان کے نام اس ترتیب کے ساتھ لکھے گئے ہیں ۔ یہوداہ ۔ روبن ۔ جد ۔ آشر ۔ نفتالی ۔ منسی ۔ شمعون ۔ لاوی ۔ اشکار ۔ زبولون ۔ یوسف ۔ بنیامین ۔ اس جگہ بارہ قبیلوں میں لاوی اور یوسف کا نام درج ہے ۔ لیکن دان اور افرائیم غائب ہیں ۔

268-1 اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان دو قبیلوں کے نام کیوں مٹائے گئے ہیں؟ ۔ اس کا جواب استثنا 20-29:16 میں پایا جاتا ہے ۔'' تم خود جانتے ہو کہ ملک مصر میں ہم کیسے رہے اور کیونکر ان قوموں کے بیچ سے ہو کر آئے ۔ جن کے درمیان سے تم گزرے اور تم نے خود ان کی مکروہ چیزیں اور لکڑی اور پتھر اور چاندی اور سونے کی مورتیں دیکھیں ۔ جو ان کے ہاں تھیں ۔ سو ایسا نہ ہو کہ تم میں کوئی مرد یا عورت یا خاندان یا قبیلہ ایسا ہو جس کا دل آج کے دن خُداوند ہمارے خُدا سے برگشتہ ہو اور وہ جا کر ان قوموں کے دیوتاؤں کی پرستش کرے ۔ یا ایسا نہ ہو کہ تم کوئی ایسی جڑ ہو جو اندرائن اور ناگدونا پیدا کرے اور ایسا آدمی لعنت کی یہ باتیں سن کر دل ہی دل میں اپنے آپ کو مبارکباد دے ۔ اور کہے کہ خواہ میں کیسا ہی ہٹی ہو کر تر کیساتھ خشک کر فنا کر ڈالوں ۔ تو بھی میرے لئے سلامتی ہے پر خُداوند اسے معاف نہیں کرے گا ۔ بلکہ اسوقت خُداوند کا قہر اور اس کی غیرت سے آدمی برانگیختہ ہوگی ۔ اور سب لعنتیں جو اس کتاب میں لکھی ہیں اس پر پڑی گی اور خُداوند اس کے نام کو صفحہ روزگار سے مٹا دے گا ۔'' ۔ یہاں پر بت پرستی یا رُوحانی زناکاری کا بدلہ لعنت بنایا گیا ہے اور جو قبیلے بت پرستی کی طرف مائل ہوئے ۔ ان کا نام مٹا دیا گیا ۔ اور ان قبیلوں کی تاریخ جن کے نام کتابِ حیات سے مٹائے گئے ۔ 1 سلاطین 30-12:25 میں پائی جاتی ہے ۔ تب یربعام نے افرائیم کے کوہستانی ملک میں سکم کو تعمیر کیا اور اس میں رہنے لگا اور وہاں سے نکل کر اس نے فنوایل کو تعمیر کیا اور یربعام نے اپنے دل میں کہا کہ اب سلطنت داؤد کے گھرانے میں پھر چلی جائیگی ۔ اگر یہ لوگ یروشلیم میں خداوند کے گھر میں قربانی گزارنے کو جایا کریں تو ان کے دل میں اپنے مالک یعنی یہوداہ کے بادشاہ رُحبعام کی طرف مائل ہونگے ۔ اس لئے اس بادشاہ نے مشورت لے کر سونے کے دو بچھڑے بنائے اور لوگوں سے کہا یروشلیم کو جانا تمہاری طاقت سے باہر ہے ۔ اے اسرائیل اپنے دیوتاؤں کو دیکھو جو تجھے ملک مصر سے نکال لائے اور اس نے ایک کو بیت ایل میں قائم کیا اور دوسرے کو دان میں رکھا ۔ اور یہ گناہ کا باعث ٹھہرا کیونکہ لوگ اا س ایک کی پرستش کرنے کے لئے دان تک جانے لگے ۔ اور اُس نے اونچی جگہوں کے گھر بنائے اور عوام میں سے جو بنی لاوی نہ تھے ۔ کاہن بنائے اور یربعام نے آٹھویں مہینے کی پندرہوں تاریخ کے لئے اس عید کی طرح جو یہوداہ میں ہوئی ہے ، ایک عہد ٹھہرائی اور اس مذبح کے پاس گیا ۔ پھر ہوسیع 4:17 میں یوں مرقوم ہے کہ افرائیم بتوں سے مل گیا ہے ۔ اسے چھوڑ دو'' ۔

270-1 اس بات کو خاص طور پر نوٹ فرمائیں کہ بت پرستی کی سزا یہ تھی کہ قبیلے کا نام صفحہء روزگار سے مٹا دیا جائے ۔ استثنا 29:20 یہاں یہ نہیں لکھا کہ یہ آسمان پر سے مٹا دیا جائے گا بلکہ صفحۂ روزگار یا زمین پر سے اور یہ بالکل ایسے ہی ہوا ہے اس لئے کہ اسرائیل فلسطین میں واپس پہنچ چکا ہے اور جلد ہی خُداوند ان میں سے ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر کرے گا لیکن اس میں سے دان اور افرائیم غائب ہوں گے ۔

270-2 مکاشفہ 8-7:4 '' اور جن پر مہر کی گئی میں نے ان کا شمار سنا کہ بنی اسرائیل کے سب قبیلوں میں سے ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر کی گئی ۔ یہوداہ کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی ۔ روبن کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر ۔ جد کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر ۔ آشر کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر ۔ نفتالی کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر ۔ منسی کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر ۔ شمعون کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر ۔ لاوی کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر ۔ اشکار کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر ۔ یوسف کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر ۔ بنیامین کے قبیلے میں سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی دیکھیں کہ یہاں دان اور افرائیم کا نام غائب ہے اب اس کے ساتھ ہی دانی ایل 12:1 ۔ کو ملاحظہ فرمائیں لکھا ہے کہ '' اُس وقت میکائیل مقرب فرشتہ جو تیری قوم کے فرزندوں کی حمایت کے لئے کھڑا ہے اٹھے گا اور وہ ایسی تکلیف کا وقت ہوگا کہ ابتدائی اقوام سے اس وقت

تک کبھی نہ ہوا ہوگا اور اس وقت تیرے لوگوں میں سے ہر ایک جس کا نام کتاب حیات میں لکھا ہوگا رہائی پائے گا‘‘۔

271-1 تاہم مصیبت کے دنوں کے بعد (ہزار سالہ بادشاہت میں) جس طرح کہ حزقی ایل 8-1:48 اور بائیسوں یا انیسویں آیت میں دیکھا۔ ہم ان قبیلوں کو الٰہی انتظام کے تحت ایک بار پھر واپس آتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ لیکن جس وقت افرائیم اور دان نے اپنے آپ کو بتوں کے ساتھ منسلک کر لیا وہ ختم ہو گئے اور ان قبیلوں کی شناخت ختم ہو گئی میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ یروشلیم کی بربادی کے وقت تمام قبیلوں کا ریکارڈ ضائع ہو چکا تھا اور یوں اب کوئی بھی یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا کہ وہ کون سے قبیلے کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ لیکن خُدا جانتا ہے عظیم خُدا جو اسرائیل کو ملک فلسطین میں واپس لا رہا ہے جانتا ہے کہ ہر ایک اسرائیلی کس قبیلے کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور ان سب لوگوں میں سے جو جمع ہو رہے ہیں افرائیم اور دان غائب ہوں گے۔

271-2 اسرائیل کے قبیلے یہ ہیں حزقی ایل 8-1:48 اور 29-22 ’’اور قبیلوں کے نام یہ ہیں۔ انتہائی شمال پر حتلون کے راستہ کے ساتھ ساتھ حمات کے مدخل سے ہوتے ہوئے حصر عینان تک جو دمشق کی شمالی سرحد پر حمات کے پاس ہے مشرق سے مغرب تک دان کے لئے ایک حصہ اور دان کی سرحد سے متصل مشرقی سرحد سے مغربی سرحد تک۔ آزر کے لئے ایک حصہ اور آشر کی سرحد سے متصل مشرقی سرحد سے مغربی سرحد تک۔ نفتالی کے لئے ایک اور نفتالی کی سرحد سے متصل مشرقی سرحد سے مغربی سرحد تک۔ منسی کے لئے ایک حصہ افراہیم کے لئے ایک حصہ اور افراہیم کی سرحد سے متصل مشرقی سرحد سے مغربی سرحد تک۔ روبن کے لئے ایک حصہ اور روبن کی سرحد سے متصل مشرقی سرحد سے مغربی سرحد تک یہوداہ کے لئے ایک حصہ۔ اور یہوداہ کی سرحد سے متصل مشرقی سرحد سے مغربی سرحد تک ہدیہ کا حصہ ہوگا۔ جو تم وقف کرو گے۔ اس کی چوڑائی پچیس ہزار اور لمبائی باقی حصوں میں سے ایک کے برابر مشرقی سرحد تک اور مقدس اس کے وسط میں ہوگا۔۔۔ اور اپنی لاوی کی ملکیت سے جو فرماں روا کی ملکیت کے وسط تک۔ یہوداہ کی سرحد اور بنیامین کی سرحد کے درمیان فرمانبردار کے لئے ہوگی اور باقی قبائل کے لئے یوں ہوگا کہ مشرقی سرحد سے مغربی سرحد تک شمعون کے لئے ایک حصہ اور شمعون کی سرحد سے متصل مشرقی حصہ سے مغربی سرحد تک اشکار کے لئے ایک حصہ اور اشکار کی سرحد سے متصل مشرقی سرحد سے مغربی سرحد تک زبولون کا ایک حصہ اور زبولون کے سرحد سے متصل مشرقی سرحد سے مغربی سرحد تک جد کے لیے ایک حصہ اور جد کی سرحد سے متصل جنوب کی طرف کنارے کی سرحد تمر سے لے کر مریبوت فارس کے پانی سے ہنر مصر سے ہو کر بڑے سمندر تک ہوگی۔ یہ وہ سرزمین ہے۔ جس کو تم میراث کے لیے وعدہ قرعہ ڈال کر قبائل اسرائیل میں تقسیم کرو گے اور یہ ان کے حصے میں خُداوند خُدا فرماتا ہے۔

272-1 اس کی دوسری مثال بنی اسرائیل کے ملکِ مصر کو چھوڑنے کی کہانی سے دی جا سکتی ہے۔ اس زمانے کے لئے خُدا کا مقصد یہ ہے کہ وہ بنی اسرائیل کو باہر نکال کر اندر سے لے جائے تاکہ آخر کار وہ خدا کی خدمت کریں۔ یوں جب انہوں مصر کو چھوڑا۔ تو وہ سب قربانی کے برّے کے خون کے تحت آئے۔ وہ سب کے سب بحیرۂ قلزم میں پانی کے بپتسمے کو حاصل کر کے نکلے۔ ان سب نے زبردست معجزات کا لطف اٹھایا۔ سب نے من کھایا اور سب ہی نے چٹان میں سے پانی پیا اور جہاں تک ظاہراً برکات کا تعلق ہے۔ وہ اس میں برابر کے شریک تھے لیکن جب وہ موآب میں پہنچے تو جو لوگ بعل فغور کی عبادت میں شریک ہوئے۔ وہ سب مر گئے۔ ان کی لاشیں بیابان میں پڑی رہیں کیونکہ یہ وہی جگہ تھی۔ جہاں انہوں نے خُدا کے کلام کو رد کر کے بدل گئے۔ یہ وہ بات ہے جس کا ذکر عبرانیوں 1-6:9 میں کیا گیا ہے اور اس کو بڑی احتیاط کے ساتھ برگمن کے زمانے میں لایا گیا۔ آپ صرف کلام کے کچھ حصے کے ساتھ نہیں چل سکتے۔ بلکہ آپ کو پورا کلام لینا پڑے گا۔ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو کلام کی باتوں میں سو فیصد دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ یہوداہ کی مانند ہیں۔ یسوع کے سوا۔ یہوداہ کو کوئی نہ جانتا تھا کہ وہ کس قسم کا آدمی ہے۔ چنانچہ وہ دن آ گیا۔ جب یہوداہ نے ٹھیک وہی کام کیا جو اسرائیل نے بعل فغور میں کیا۔ اس نے چھوٹے انگور کی فوج کیساتھ منسلک ہونے اور

مخالفِ کلام ۔مخالفِ مسیح مذہب کی معاشی اور سیاسی تنظیم میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا۔اور وہ اسے کر کے رہا۔اس کو بے وقوف بنایا گیا۔لیکن باقی گیارہ کو نہ بنایا جا سکا۔چونکہ وہ چنے ہوئے لوگ تھے۔اس لئے ان کو بیوقوف نہیں بنایا جا سکتا تھا۔اس لیے جب یہوداہ نے خُداوند کو پکڑوایا اور اس کا انکار کیا تو اس کا نام کتاب حیات میں سے کاٹ ڈالا گیا مکاشفہ 22:19۔

272-2 مجھے امید ہے کہ آپ نے اس بات پر غور کیا ہوگا کہ جن کے نام برّہ کی کتاب حیات میں تھے۔وہ اپنے وقت کے مذہبی ماحول میں شریک تھے۔وہ زندہ خُدا کے اردگرد ہو کر اس کی پرستش کرتے تھے۔گو وہ سچائی (کلام) کے مطابق پرستش نہ کرتے تھے تو یعنی وہ یہوداہ کی طرح ساتھ چل سکے۔دیکھیں کہ کس طرح یہوداہ کو بھی خُدا نے چنا۔اس کو سچائی کی تعلیم دی گئی۔وہ بھیدوں کا علم حاصل کرنے میں شریک ہوا۔اس کے پاس قوت کی خدمت تھی اور اس نے بیماروں کو تندرست کیا،اور یسوع کے نام سے بدرُوحوں کو نکالا۔لیکن جب ظاہر ہونے کا وقت آیا تو وہ سونے اور سیاسی قوت کے سامنے بک گیا۔وہ خُدا کی رُوح کو حاصل کرنے کے لئے پینتکوست تک نہ پہنچ سکا۔وہ رُوح سے محرورم تھا۔اس بات کو سمجھنے میں کوئی غلطی نہ کریں کہ جس شخص کو مسیح کے بدن میں شامل ہونے کا بپتسمہ ملتا ہے اور رُوح کی معموری حاصل کر لیتا ہے۔وہ ہمیشہ کلام کے اندر زندگی گزارتا ہے۔یہ رُوح القدس میں بپتسمہ حاصل کرنے کا ثبوت ہے۔یہوداہ نا کام رہا۔اکثریت یہاں آ کر نا کام ہو جاتی ہے اور جب وہ کلام کے ساتھ چلنے میں نا کام ہو جاتی ہے۔تو ان کے نام کتاب حیات میں سے کاٹ دئے جاتے ہیں۔

273-1 کتاب حیات سے نام مٹانے کی بات کو مزید صاف کرنے کے لیے ہمیں موسیٰ کے زمانے پر غور کرنا پڑے گا۔خروج 32:30-34 ''اور دوسرے دن موسیٰ نے لوگوں سے کہا کہ تم نے بڑا گناہ کیا اور اب میں خُداوند کے پاس اوپر جاتا ہوں شاید میں تمہارے گناہ کا کفارہ دے سکوں اور موسیٰ خداوند کے پاس لوٹ کر گیا اور کہنے لگا ہائے ان لوگوں نے بڑا گناہ کیا۔کہ اپنے لئے سونے کا دیوتا بنایا اور اب اگر تو ان کا گناہ معاف کر دے۔تو خیر۔ورنہ میرا نام اس کتاب میں سے جو تو نے لکھی ہے مٹا دے اور خُداوند نے موسیٰ سے کہا کہ جس نے میرا گناہ کیا ہے۔میں اسی کے نام کو اپنی کتاب سے مٹاؤں گا اب تو روانہ ہو اور لوگوں کو اس جگہ لے جا۔جو میں نے تمہیں بتائی ہے۔دیکھ میرا فرشتہ تیرے آگے آگے چلے گا۔لیکن میں اپنے مطالبہ کے دن ان کو ان کے گناہ کی سزا دونگا۔یہ کافی سے زیادہ ثبوت ہے کہ نام مٹائے گئے اور مٹائے جائیں گے اس مقام پر یہ صرف بت پرستی کی وجہ سے ہوا۔جس طرح کہ دان اور افرائیم نے سونے کی پوجا کرنے کی وجہ سے اپنے حقوق کو کھو دیا۔وہ تمام لوگ جنہوں نے بتوں کی پوجا کی۔ان کے نام کتابِ حیات سے کاٹ دیئے گئے۔

273-2 جب اسرائیل نے خُدا کی رہنمائی کو آگ کے ستون کی صورت میں رد کر دیا اور وہ سونے کے بچھڑے کو پوجنے کے لئے پھر گئے تو ان کے نام کتابِ حیات میں سے کاٹ دیئے گئے۔خروج 32:32 ''جس نے میرا گناہ کیا ہے۔میں اسی کے نام کو اپنی کتابِ حیات میں سے مٹاؤں گا۔تو یقیناً اسرائیل کا یسوعؔ مسیح کو رد کرنا کہیں زیادہ سزا کا سبب بنا۔یہ بالکل ایسے ہی ہے۔زبور 69 جو یسوعؔ کی پست حالی کو عیاں کرتا ہے۔اکیسویں تا اٹھائیسویں آیات میں یوں کہتا ہے۔کہ''ملامت نے میرا دل توڑ دیا۔میں بہت اداس ہوں اور میں اسی انتظار میں رہا کہ کوئی ترس کھائے۔پر کوئی نہ تھا اور تسلی دینے والوں کا منتظر رہا۔پر کوئی نہ ملا۔انہوں نے مجھے کھانے کو اندراین بھی دیا۔میری پیاس بجھانے کو انہوں نے مجھے سرکہ پلایا۔انکا دسترخواں ان کے لئے پھندا ہو جائے۔اور جب وہ امن میں ہوں تو جال بن جائے۔ان کی آنکھیں تاریک ہو جائیں۔تا کہ وہ دیکھ نہ سکیں اور ان کی کمر ہمیشہ کانپتی رہیں۔اپنا غضب ان پر انڈیل دیا اور تیرا شدید قہر ان پر آن پڑے۔ان کا مسکن اجڑ جائے۔ان کے خیموں میں کوئی نہ بسے۔کیونکہ وہ اس کو جسے تو نے مارا ہے ستاتے ہیں اور جن کو تو نے زخمی کیا ہے۔انکا دُکھ کا چرچا کرتے ہیں،ان کے گناہ پر گناہ بڑھا،اور وہ تیری صداقت میں داخل نہ ہوں۔ان کے نام کتابِ حیات سے مٹا دیئے جائیں اور صادقوں کے ساتھ مندرج نہ ہوں''۔جب یہودیوں نے خُداوند کو رد کر دیا۔تو خُدا ان کو چھوڑ کر غیر قوموں کی طرف چلا گیا۔اعمال 13:46-48 پولسؔ اور برنباسؔ دلیر

ہوکر کہنے لگے کہ ضرور تھا کہ خُدا کا کلام پہلے تمہیں سُنایا جائے۔لیکن چونکہ تم اسے رد کرتے ہواور اپنے آپ کو ہمیشہ کی زندگی کے نا قابل ٹھہراتے ہو۔تو دیکھو! ہم غیر قوموں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں کیونکہ خُداوند نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ میں نے تجھ کو غیر قوموں کے لئے نور مقرر کیا۔تا کہ تو زمین کی انتہا تک نجات کا باعث ہو۔غیر قوم والے یہ سن کر خوش ہونے اور خُدا کے کلام کی بڑھائی کرنے لگے اور جتنے ہمیشہ کی زندگی کے لئے مقرر کئے گئے تھے ایمان لے آئے۔

274-1 اس کا مطلب نہیں کہ کتاب حیات میں بنی اسرائیل کے قبیلوں کے مزید نام نہ ہونگے۔کیونکہ ان میں سے بہت سے (گو یہ ایک بہت بڑی بھیڑ نہ ہو گی) چناؤ کے اصول کے ذریعے غیر قوموں کے کلیسیائی زمانے میں ہونگے اور یسوعؔ مسیح کے بدن میں شامل ہونگے۔اس بات سے ظاہر ہوگا کہ ان کے نام مسیح کی کتاب میں قائم رہیں گے۔علاوہ ازیں جیسا کہ ہم آگے چل کر بتائیں کہ پانچویں مہر کے مطابق شہید یہودیوں کی ایک کثیر تعداد کو خداوند سفید لباس اور ابدی زندگی عنایت کریگا اور اس کے آنے کے وقت ابدی زندگی عنایت کرے گا اور اس کے آنے کے وقت جن کو ایک لاکھ چوبیس ہزار پر مہر کی جائے گی۔ظاہر کرتے ہیں کہ ان کے نام بھی نہ کاٹے گئے۔لیکن جس طرح کی اسے بڑی صفائی کے ساتھ زبور 69 میں بیان کیا گیا ہے۔یہ مسیح کو رد کرنے والے بدکار اور ناراست اور ان کے لوگوں کو برباد کرنے والے لوگ ہونگے۔جن کے نام مٹائے جائیں گے۔

274-2 جس طرح اسرائیل نے جو خُدا کے چنے ہوئے لوگ تھے یسوعؔ کو رد کر کے کتابِ حیات میں سے اپنے حقوق کو کھو لیا۔اسی طرح غیر قوموں کی کلیسیا میں سے اکثریت کلام کو رد کر کے اور ورلڈ ا کیونیکل مومنٹ جسے حیوان کا بت بنا کر کھڑا کیا گیا ہے میں شامل ہوکر کتابِ حیات میں سے نام کٹوا کر سزا کا مستوجب ہوگی۔

274-3 یہاں ایک اور نقطہ بھی قابل غور ہے۔بڑے سفید تخت کی عدالت کے سامنے لوگوں کی علیحد گی ہوگی۔کتاب حیات کھولی جائے گی۔اور ایک اور بھی کتاب کھولی جائے گی متی 46-25:31 ''جب ابنِ آدم اپنے جلال میں آئے گا۔اور سب فرشتے اس کیساتھ آئیں گے۔تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا اور سب قومیں اس کے سامنے جمع کی جائیں گی اور وہ ایک کو دوسرے سے جدا کریگا۔جیسے چرواہا بھیڑوں کو بکریوں سے جدا کرتا ہے اور بھیڑوں کو اپنے داہنے اور بکریوں کو بائیں کھڑا کرے گا۔اس وقت بادشاہ اپنی داہنی طرف والوں سے کہے گا۔آؤ میرے باپ کے مبارک لوگو جو بادشاہی بنائے عالم سے تمہارے لئے تیار کی گئی ہے۔اسے میراث میں لو۔کیونکہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا۔میں پیاسا تھا۔تم نے مجھے پانی پلایا۔میں پردیسی تھا۔تم نے مجھے اپنے گھر میں اتارا۔ننگا تھا۔تم نے مجھے کپڑا پہنایا۔بیمار تھا۔تم نے میری خبر لی۔قید میں تھا تم میرے پاس آئے۔تب راست باز جواب میں اس سے کہیں گے۔اے خُداوند ہم نے کب تجھے پردیسی دیکھ کر گھر میں اتارا یا ننگا دیکھ کر کپڑا پہنایا؟۔ہم کب تجھے بیمار یا قید میں دیکھ کر تیرے پاس آئے؟ بادشاہ جواب میں ان سے کہے گا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تم نے میرے ان سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے کسی کے ساتھ یہ سلوک کیا تو میرے ہی ساتھ کیا۔پھر وہ دائیں طرف والوں سے کہے گا۔اے ملعونو میرے سامنے سے اس ہمیشہ کی آگ میں چلے جاؤ۔جو ابلیس اور اس کے فرشتوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔کیونکہ میں بھوکا تھا۔تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا پیاسا تھا۔تم نے مجھے پانی نہ پلایا۔پردیسی تھا کہ تم نے مجھے کپڑا نہ پہنایا۔بیمار اور قید میں تھا تم نے میری خبر نہ لی۔تب وہ جواب میں کہیں گے اے خُداوند! ہم نے کب تجھے بھوکا یا پیاسا پردیسی یا ننگا یا بیمار یا قید میں دیکھ کر تیری خدمت نہ کی؟ اس وقت وہ ان سے جواب میں کہے گا۔میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تم نے ان سب سے چھوٹوں میں سے کسی کے ساتھ یہ سلوک نہ کیا تو میرے ساتھ نہ کیا۔اور یہ ہمیشہ کی سزا پائیں گے۔مگر راست باز ہمیشہ کی زندگی''۔

275-1 مکاشفہ 15-20:11 ''پھر میں نے ایک بڑا سفید تخت اور اس کو جو اس پر بیٹھا ہوا تھا۔دیکھا جس کے سامنے سے زمین

اور آسمان بھاگ گئے اور انہیں کہیں جگہ نہ ملی۔ پھر میں نے چھوٹے بڑے سب مردوں کو اس تخت کے سامنے کھڑے ہوئے دیکھا اور کتابیں کھولی گئیں۔ پھر ایک اور کتاب کھولی گئی۔ یعنی کتاب حیات۔ اور جس طرح ان کتابوں میں لکھا ہوا تھا۔ ان کے اعمال کے مطابق مردوں کا انصاف کیا گیا اور سمندر نے اپنے اندر کے مردوں کو دیدیا اور موت اور عالم ارواح نے اپنے اندر کے مردوں کو دے دیا۔ اور ان میں سے ہر ایک کے اعمال کے موافق اس کا انصاف کیا گیا۔ پھر موت اور عالمِ ارواح آگ کی جھیل میں ڈالے گئے۔ یہ آگ کی جھیل دوسری موت ہے۔ اور جس کسی کا نام کتاب حیات میں لکھا ہوا نہ ملا وہ آگ کی جھیل میں ڈالا گیا۔ اس عدالت میں راستباز اور ناراست دونوں ہی ہونگے۔ یہ ایسے کہتا ہے۔ یہ راست باز لوگ دُلہن نہیں۔ کیونکہ دُلہن عدالت کے دن اس کے ساتھ تخت پر بیٹھے گی۔ 1 کرنتھیوں 6:2-3 ''کیا تم نہیں جانتے کہ مقدس لوگ دُنیا کا انصاف کریں گے؟ پس جب تم کو دُنیا کا انصاف کرنا ہے۔ تو کیا چھوٹے سے چھوٹے جھگڑوں کے بھی فیصل کرنے کے لائق نہیں؟ کیا تم نہیں جانتے کہ ہم فرشتوں کا انصاف کریں گے؟ تو کیا ہم دُنیاوی معاملے فیصل نہ کریں؟ مکاشفہ 3:21 ''جو غالب آئے آکر اپنے باپ کے ساتھ اسکے تخت پر بٹھاؤں گا''۔ جس طرح میں غالب آکر اپنے باپ کے ساتھ اسکے تخت پر بیٹھ گیا''۔ دیکھا کہ دُلہن اسکے ساتھ تخت پر ہے۔ چونکہ اس نے دنیا کی عدالت کرنی ہے۔ اس لئے اس کو اس کے ساتھ تخت پر بیٹھنا ہوگا۔ یہ بالکل وہی بات ہے جو دانی ایؔل نے دیکھی۔ دانی ایل 7:9-10 ''میرے دیکھتے ہوئے تخت لگائے گئے اور قدیم الایام بیٹھ گیا۔ اس کا لباس برف سا سفید تھا اور اس کے سر کے بال خالص اون کی مانند تھے۔ اس کا تخت آگ کے شعلہ کی مانند تھا اور اس کے پہئے جلتی آگ کی مانند تھے۔ اس کے حضور سے ایک آتشی دریا جاری تھا۔ ہزاروں ہزار اس کی خدمت میں حاضر تھے اور لاکھوں لاکھ اس کے حضور کھڑے تھے عدالت ہو رہی تھی اور کتابیں کُھلی تھیں۔ دیکھا یہ وہی منظر ہے۔ کیونکہ ہزاروں ہزار اس کی خدمت میں حاضر ہیں۔ یہ دُلہن ہیں۔ اس لیے کہ بیوی کے علاوہ اور کون شوہر کی خدمت کرتا ہے؟۔

276-1 اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ راست باز لوگ کیوں عدالت میں کھڑے ہیں؟ اس کے علاوہ وہ اور کسی جگہ کھڑے نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہ قیامتیں صرف دو ہی ہیں۔ اور چونکہ وہ پہلی قیامت میں شریک ہونے کے قابل نہ نکلے۔ اس لئے کہ ان کو دوسری میں شریک ہونا پڑے گا۔ جو عدالت میں نہیں لائے گئے۔ یوحنؔا 5:24 ''میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو میرا کلام سن کر میرے بھیجنے والے پر ایمان لاتا ہے۔ ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ایماندار پہلے ہی ابدی زندگی کو جو اس وقت اس کے قبضے میں ہے حاصل کر چکا ہے۔ اس پر سزا کا حکم نہیں۔ گویا وہ عدالت میں سے نکل کر (مستقل طور پر) زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔ لیکن یہاں اس کو بڑی احتیاط کے ساتھ نوٹ فرمائیں کہ یسوؔع کے ذہن میں لازمی طور پر ایک ایسا گروہ بھی ہوگا۔ جو کسی خاص قیامت پر ابدی زندگی حاصل کریگا۔ وہ اسے صرف قیامت کے دن ہی حاصل کریں گے۔ جسے دُلہن میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے انہوں نے پہلے حاصل نہ کیا۔ یوحنا 5:28-29 ''اس سے تعجب نہ کرو۔ کیونکہ وہ وقت آیا ہے کہ جتنے قبروں میں ہیں۔ اس کی آواز سن کر نکلیں گے۔ جنہوں نے نیکی کی ہے۔ زندگی کی قیامت کے واسطے، اور جنہوں نے بدی کی سزا کی قیامت کے واسطے۔ ہم جانتے ہیں کہ یوحنا 5:28:29 میں لکھا ہے کہ جتنے قبروں میں ہیں۔ وہ سب باہر نکل آئیں گے۔ یہ وہی قیامت قبروں میں ہیں۔ وہ سب باہر نکل آئیں گے۔ یہ وہی قیامت ہے۔ جس کا ذکر مکاشفہ 20:11-15 میں کیا گیا ہے۔ کہ ''چھوٹے بڑے سب مردے تخت کے سامنے حاضر کئے گئے۔ اور ان کے اعمال کے مطابق خُداوند نے ان کا انصاف کیا۔ اور جس کسی کا نام کتابِ حیات میں لکھا نہ ملا۔ وہ آگ کی جھیل میں ڈالا گیا۔

277-1 اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عدالت کے روز ان کو ابدی زندگی کیوں دی جائے گی۔ جب کہ خطوط دوٹوک الفاظ میں اشارہ کرتے ہیں کہ اگر کسی میں مسیح کا رُوح نہیں تو وہ ہلاک ہو جائے گا۔ تو بھی ہمیں یسوؔع کے ان الفاظ کو نہ بھولنا چاہئے، کہ بعض ایسے لوگ بھی ہونگے۔ جن کے نام کتابِ حیات میں لکھے گے اور وہ دوسری قیامت سے قبل یا بعد میں اَبدی زندگی حاصل کریں گے۔ پولؔس اس حقیقت سے

کنارہ کش نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ فلپیون 3:11 میں بڑے صاف انداز سے کہتا ہے۔ کہ ’’۔۔۔کسی طرح مردوں میں سے جی اُٹھنے کے درجہ تک پہنچوں‘‘۔ یہ بیان بہت ہی نرالا ہے۔ ہم سب کو علم ہے کہ ہم سب کے سب قیامت میں شریک ہونگے۔ خواہ ہم اس کی خواہش کریں یا نہ کریں سب لوگ زندہ کئے جائیں گے۔ تو پھر پولُس کیوں کہتا ہے کہ ’’کسی طرح مردوں میں سے جی اٹھنے کے درجہ تک پہنچوں‘‘ اس حقیقت یہ ہے کہ وہ یہ نہیں کہہ رہا۔ بلکہ اس کا اصل متن یہ ہے کہ ’’کسی طرح مردوں میں سے نہ کہ مردوں کیساتھ جی اُٹھنے کے درجہ تک پہنچوں۔ گویا یہ دوسری قیامت کی بات نہیں۔ بلکہ پہلی قیامت میں مردوں میں سے جی اُٹھنے کی بات ہے۔ جس کے متعلق یوں کہا گیا ہے۔ کہ مبارک مقدس وہ ہے جو پہلی قیامت میں شریک ہو۔ ایسوں پر دوسری موت کا کچھ اختیار نہیں۔ بلکہ وہ خُدا اور مسیح کے کاہن ہونگے اور اس کے ساتھ ہزار برس تک بادشاہی کریں گے۔‘‘ پہلی قیامت کا دوسری موت کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں۔ یہ ایک ہزار سال کی بادشاہت کے بعد ہوگی۔ جب باقی سب مردے زندہ کئے جائیں گے۔ اس دن بعض لوگ ابدی زندگی حاصل کریں گے اور بعض دوسری موت کے حوالے کئے جائیں گے۔ یہاں ہمیں ان لوگوں کے متعلق قیاس آرائی کرنے کی ضرورت نہیں جو دوسری قیامت پر زندگی حاصل کریں گے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ انہیں زندگی صرف اس وجہ سے دی جائے گی کہ وہ بھائیوں کے ساتھ اچھے اور مہربان رہے ہیں اور جن کو آگ کی جھیل میں ڈالا جائے گا۔ یہ وہ ہونگے جنہوں نے بھائیوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ چونکہ یہ خُدا کا کلام ہے اس لیے ہم اسے قبول کرتے ہیں اس میں بحث کی کوئی وجہ نہیں یہ صرف ایک سچائی کا سادہ سا بیان ہے۔

278-1 اس بات کو مزید صاف کرنے کی غرض سے متّی 25:31-46 کے الفاظ کو خاص طور پر نوٹ فرمائیں وہاں یہ نہیں لکھا گیا کہ چرواہا حقیقی معنوں میں بھیڑوں کو بکریوں سے جدا کر رہا ہے بلکہ اس کے الفاظ یوں ہیں کہ ’’جس طرح چرواہا بھیڑوں کو بکریوں سے جدا کرتا ہے‘‘۔ اس سفید تخت کے سامنے یہ بھیڑیں نہیں بھیڑیں تو بہت ہی اس کے گلہ میں ہیں انہوں نے اس کی آواز یعنی (کلام) کو سنا اور وہ اس کے پیچھے پیچھے ہو لیں وہ پہلے ہی اَبدی زندگی کو حاصل کر چکی ہیں۔ اس لیے اب وہ عدالت میں نہ لائی جائیں گی۔ لیکن جو سفید تخت کے سامنے ہیں۔ انکے پاس ابدی زندگی نہیں۔ ان کو ابدی زندگی حاصل کرنے کا اختیار دیا گیا ہے؟ لیکن کس بنیاد پر؟ یقیناً اس وجہ سے نہیں کہ ان کے پاس دُلہن کی طرح ابدی زندگی ہے۔ بلکہ صرف بھائیوں کے ساتھ مہربانی سے پیش آنے کے باعث۔ یہ اس کے بھائی نہیں۔ اس طرح سے تو وہ یسوعؔ کے ہم میراث ہوتے ہیں۔ وہ ماسوائے زندگی کے اور کسی میراث کو حاصل نہیں کرتے وہ کسی تخت میں شریک نہیں ہوتے۔ یقیناً ان کے نام کتابِ حیات میں ہونگے۔ جو کاٹے نہ گئے۔ لیکن خُدا کے لوگوں سے پیار کرنے کی وجہ سے ان کو بچایا گیا۔ اس میں شک نہیں کہ ان لوگوں نے خُدا کے بچوں کی خدمت اور مدد کی شاید نیکدیمس اور گملی ایل کی مانند وہ بھی مصیبت کے وقت خُدا کے بچوں کے لئے کھڑے ہوئے۔

278-2 اگر یہ بحالی کا ایک ہلکا سا رنگ ہے۔ تو اس بات کو بڑے غور کے ساتھ دیکھیں کہ یہاں بدکار کو بحال نہیں کیا گیا۔ بلکہ ان کو آگ کی جھیل کے اندر پھینکا گیا اور جن لوگوں کو ہلاک کیا گیا۔ ان میں سے بہتروں کا نام کتابِ حیات میں لکھا ہوا تھا۔ لیکن وہ اس وجہ سے مٹایا گیا کہ وہ خُدا کے لوگوں کو جو اپنے زمانے کے کلام کو زندہ ظہور اور زندہ خط تھے۔ قدر کرنے میں ناکام رہے۔

278-3 آیئے یہاں اس بات کو مزید صاف کریں۔ کہ یہ وہ قومیں نہیں۔ جنہوں نے یہودیوں کو پناہ دی۔ اور ان کی مدد کی اور یوں انکی عدالت کے بعد ہزار سالہ بادشاہت میں داخل کیا گیا۔ یہ بات ان آیات سے صاف عیاں ہے۔ کہ ’’یہ یعنی بدکار ہمیشہ کی سزا پائیں گے۔ لیکن راست باز ہمیشہ کی زندگی ہمارے پاس ایسا کوئی ریکارڈ نہیں جہاں سے یہ پتہ چلے کہ بدکار لوگوں کی دو عدالتیں ہوں گی اور وہ آگ کی جھیل میں ڈالے جائیں گے۔ صرف حیوان اور جھوٹا نبی مصیبت کے دنوں
کے خاتمے پر عدالت میں لائے جائیں گے۔ نہیں۔ یہ سفید تخت کی عدالت ہے، اور ان کی عدالت اسی طرح ہوگی۔ جس طرح کہ کتابوں میں لکھا

ہوگا۔

278-4 یہ دوسری قیامت ہے۔ جس میں قربانگاہ کے نیچے کی رُوحوں کو جن کا ذکر پانچویں مہر کے تحت آتا ہے۔ (مکاشفہ 6:9-11) سفید جامے اور ہمیشہ کی زندگی دی گئی۔ ورنہ سفید جاموں کو حاصل کرنے کی اور کوئی جگہ نہیں''۔ اور جب اس نے پانچویں مہر کھولی۔ تو میں نے قربانگاہ کے نیچے ان کی رُوحیں دیکھیں۔ جو خدا کے کلام کے سبب سے اور گواہی پر قائم رہنے کے باعث مارے گئے تھے اور بڑی آواز سے چلا کر بولیں۔ کہ اے مالک۔ اے قدوّس و برحق۔ تو کب تک انصاف نہ کریگا اور زمین کے رہنے والوں سے ہمارے خون کا بدلہ نہ لے گا اور ان میں سے ہر ایک کو سفید جامہ دیا گیا اور ان سے کہا گیا کہ اور تھوڑی مدت آرام کرو۔ جب تک تمہارے ہم خدمت اور بھائیوں کا بھی شمار پورا نہ ہولے۔ جو تمہاری طرح قتل ہونے والے ہیں''۔ یہاں اس بات کو خاص طور پر نوٹ کریں کہ ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں۔ جو یسوعؔ کی گواہی دینے کے باعث قتل ہوا ہو یہ انتپاسؔ کی مانند نہیں۔ جس نے یسوعؔ کے نام کا انکار نہ کیا۔ یہ وہ نہیں جو نئے سرے سے پیدا ہوئے ہوں اور ان کے پاس ہمیشہ کی زندگی ہو۔ وہ قیامت کے دن جی اٹھے اور انہوں نے کلام کے ساتھ کھڑے ہونے کی وجہ سے زندگی حاصل کی دیکھیں کہ یہ کس طرح انتقام کے لئے چلا رہی ہیں۔ اس لئے یہ دُلہن نہیں ہوسکتیں۔ دلہن اپنی گال پھیر کر کہتی ہے۔ کہ ''اے باپ ان کو معاف کر کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں''۔ یہ یہودی ہیں۔ چونکہ یہ پانچویں مہر کے اندر ہیں۔ اس لئے انکو یہودی ہی ہونا چاہیے۔ جب کہ دُلہن چوتھی مہر کے اندر ہی اُٹھائی جا چکی ہے۔ لیکن یہ یہودی اس کے رُوح سے پیدا نہیں ہوئے حتیٰ کہ وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ یسوعؔ ہی مسیح ہے۔ لیکن جس طرح ان کو غیر قوموں کی خاطر اندھا کیا گیا۔ خُدا نے ان کو صرف اس وجہ سے ہمیشہ کی زندگی دی کہ وہ کس قدر کلام جانتے تھے۔ اس کے وفادار رہے اور ہٹلر اور سٹالن وغیرہ کے ذریعے ان میں سے بڑی تعداد کلام کی خاطر مر گئی اور ابھی مزید مرے گی۔ یہ دوسری قیامت ہی ہے۔ جن میں پانچ بیوقوف کنواریاں جی اٹھیں گی۔ غور فرمائیں کہ یہ کنواریاں تھیں۔ چونکہ ان کے پاس پاک رُوح نہ تھا۔ اس لیے وہ دُلہن میں شریک ہونے سے قاصر رہیں۔ جب کہ پانچ عقلمند جن کے پاس رُوح القدس تھا۔ دلہن میں شریک ہوگئیں۔ لیکن یہ لوگ الگ کئے جانے۔ خُدا کے پیار کرنے اور جو کچھ کلام کے متعلق وہ جانتے تھے۔ اس کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش اور خُدا کے کلام میں مددگار ہونے کی وجہ سے آخری وقت جی اٹھیں گے۔ یہ اس ہزار سالہ بادشاہت میں شریک ہونے سے محروم رہ جائیں گے۔ جیسے آپ نے ان حقائق کے ساتھ دیکھنا شروع کیا ہے کہ وہ کہیں زیادہ اہم اور عجیب ہے۔ ایسا کہ ہم نے ان کے متعلق نہ کبھی سوچا اور نہ یقین کیا ہو۔

279-1 ان سب لوگوں کے نام کتابِ حیات میں لکھے ہوئے تھے اور وہ وہاں قائم رہے۔ لیکن جن کے نام کتابِ حیات میں لکھے ہوئے نہ ملے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دُنیاوی نظام کی کلیسیائیں ہیں اور وہ دُلہن کے ساتھ جنگ کرنے میں مشغول رہی۔ ان کے نام کتابِ حیات سے کاٹ دیئے گئے ہیں۔ گویا جن کے نام کتابِ حیات میں لکھے ہوئے نہ ملے۔ وہ آگ اور گندھک کی جھیل میں ڈالے گئے۔

279-2 آیئے! ہم ایک قدم آگے بڑھائیں۔ لیکن پیشتر اس کے کہ ہم اپنا قدم اٹھائیں۔ آیئے جو کچھ ہم نے اب تک کہا ہے۔ اس کا جائزہ لیں۔ سب سے پہلے ہم یقینی طور پر جانتے ہیں کہ خُدا کا ارادہ چناؤ کا ہے۔ یہ خود اس کی اپنی مرضی پر مبنی ہے۔ یہ خُدا کا اپنا ارادہ تھا کہ وہ اپنی مانند ایسے لوگوں کو چنے جو کلام کی دُلہن بنیں۔ وہ بنائے عالم سے پیشتر اس میں چنی گئی تھی۔ وہ ان تمام زمانوں میں زمین پر لائے جانے سے پیشتر خُدا کی پیاری اور اس کے علم میں تھی۔ وہ اس کے خون سے چھڑائی گئی اور کبھی سزا کی مستوجب نہ ہوگی۔ چونکہ اس کے ساتھ گناہ منسوب نہ ہوگا۔ اس لئے وہ کبھی بھی عدالت میں نہ آئے گی۔ رومیوں 4:8 ''مبارک وہ شخص ہے۔ جس کے گناہ خُداوند محسوب نہ کرے گا''۔ بلکہ وہ اس کے ساتھ عدالت کے تخت پر بیٹھ کر دُنیا بلکہ فرشتوں کا انصاف کرے گی۔ اس کا یعنی دُلہن کلیسیا کے ہر فرد کا نام بنائے عالم سے پیشتر برّہ کی کتابِ حیات کے حصے میں لکھا ہوا تھا۔ علاوہ ازیں ایک اور بھی جماعت سے ان کے نام بھی کتابِ حیات میں لکھے ہوئے ہیں اور یہ بھی

دوسری قیامت میں جی اٹھے گی اور یہ بیوقوف کنواریاں یا راستباز لوگ ہیں جن کا ذکر متی کے 25ویں باب میں آیا ہے۔اس جماعت میں وہ لوگ بھی ہیں۔جنہوں نے اس حیوان کی پرستش نہیں کی اور نہ ہی وہ مخالفِ مسیح کے نظام میں شریک ہوئے۔وہ اپنے ایمان کی خاطر مر گئے۔گوکہ وہ دُلہن میں شریک نہیں اور نہ ہی وہ نئے سرے سے پیدا ہوتے ہیں لیکن وہ دوسری قیامت میں جی اُٹھیں گے اور ابدی زندگی کو حاصل کریں گے۔تیسرے نمبر پر سرحدی مسیحی بھی ہونگے۔ بالکل ویسے جس طرح کی ہم اسرائیل میں دیکھتے ہیں کہ وہ مصر سے نکل آئے۔ان کے نام کتاب حیات میں ہیں۔لیکن ان کے اعمال کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں۔ان کے نام کلام کی فرمانبرداری کرنے میں ناکام اور روح سے خالی رہنے کی وجہ سے کتاب حیات میں سے کاٹ ڈالے گئے۔گوان میں نشانات اور عجیب کام بھی موجود تھے۔اس گروہ میں یہوداہ کی طرح کے لوگ بھی ہونگے۔جو اگرچہ رُوح سے تو بالکل خالی ہونگے۔لیکن مذہبی ہونگے،اور گو وہ کتابوں کے اندر اس میں چنے ہوئے نہ ہونگے تو بھی ان کی زندگیوں میں ظہور ہونگے۔اس گروہ میں بلعام جیسے لوگ ہونگے۔چوتھے نمبر پر وہ لوگ ہونگے جن کے نام کتاب حیات میں کبھی لکھے گئے اور نہ لکھے جائیں گے۔ایسے لوگوں کا ذِکر مکاشفہ 17:8 13:8 کے اندر پایا جاتا ہے۔''اور زمین کے وہ سب رہنے والے جن کے ذِکر نام اس برہ کی کتابِ حیات میں لکھے نہیں گئے۔جو بنائے عالم کے وقت سے ذِبح ہوا ہے۔اس

حیوان کی پرستش کریں گے''۔یہ جو تو نے حیوان دیکھا۔یہ پہلے تو تھا۔مگر اب نہیں ہے اور آیندہ اتھاہ گڑھے سے نکل کر ہلاکت میں پڑے گا اور زمین کے رہنے والے جن کے نام بنائے عالم کے وقت سے کتاب حیات میں لکھے نہیں گئے۔اس حیوان کا یہ حال دیکھ کر کہ پہلے تھا۔اور اب نہیں،اور پھر موجود ہو جائے گا۔تعجب کریں گے۔''یسوع نے فرمایا کہ بعض لوگ اس شخص کو قبول کریں گے جو اپنے ہی نام سے آئے گا۔وہ مخالفِ مسیح ہے اور ان کے متعلق بالکل یہی بات مکاشفہ 12:8 7:8

میں کہی گئی ہے۔یہ خُدا کی طرف سے مقرر تو کئے گئے لیکن چُناؤ کے لئے نہیں اور اس گروہ میں فرعون کی طرح کے لوگ ہیں اس کے متعلق یوں لکھا ہے کہ''میں نے اسی لئے تجھے کھڑا کیا ہے کہ تیری وجہ سے اپنی قدرت ظاہر کروں۔غضب کے برتنوں کے ساتھ جو ہلاکت کے لئے تیار ہوئے تھے''رومیوں 22-17:9 ان میں سے ایک کا نام بھی کتاب حیات میں نہیں لکھا گیا۔میں یہ نہیں کہہ رہا کہ ان کا کوئی ریکارڈ ہی نہ تھا۔بے شک کسی نہ کسی جگہ ان کا ریکارڈ تو ہے۔لیکن کتاب حیات میں ان کا کوئی ریکارڈ نہیں۔اس سلسلے میں ہم دو مزید حوالے پیش کرنا چاہتے ہیں۔امثال 16:4'' خُداوند نے ہر ایک چیز خاص مقصد کے لیے بنائی۔ ہاں شریروں کو بھی اس نے برے دن کے لئے بنایا۔ ایوب۔21:30''کہ شریر آفت کے دن کے لئے رکھا جاتا ہے اور غضب کے دن تک پہنچایا جاتا ہے''۔

280-1 چونکہ کلام کے اس حصے کو انسانی ذہن کے لیے سمجھنا مشکل ہے۔اس لئے لازم ہے اس کو ایمان سے قبول کیا جائے۔جو کچھ میں نے کہا ہے۔اس سے بعض لوگ ٹھوکر کھا سکتے ہیں۔کیونکہ وہ خُدا کی اعلیٰ حاکمیت کو سمجھنے سے قاصر ہیں جو ظاہر کرتی ہے کہ خُدا خُدا ہے۔اور چونکہ وہ خُدا ہے اس لئے کوئی شخص اس کے ارادے کو بدل نہیں سکتا۔لیکن وہ قادرِ مطلق ہونے کی حیثیت سے سب چیزوں پر حکومت کرتا اور اپنے مخلوق کیساتھ جو چاہتا ہے ویسے کرتا ہے کیونکہ ہر ایک چیز اس کی اپنی خوشی کے لئے بنائی گئی ہے۔اس لئے جس طرح پولس کہتا ہے۔کہ''ہم میں سے نہ کوئی اپنے واسطے مرتے ہیں۔پس ہم جئیں یا مریں خُداوند ہی کے ہیں۔کیونکہ مسیح اس لئے موا اور زندہ ہوا کہ مردوں اور زندوں دونوں کا خُداوند ہے''۔یہاں مطلب رشتے کا نہیں بلکہ ملکیت کا ہے۔یہ بات یوحنا 17:2 میں بھی اسی طرح کہی گئی ہے کہ''۔۔۔تو نے اسے ہر بشر پر اختیار دیا ہے۔تاکہ جنہیں تو نے اسے بخشا ہے ان سب کو وہ ہمیشہ کی زندگی دے''۔

281-1 اب اگر ہم خُدا کو ہر بات کا جاننے والا سمجھتے ہیں تو ہمیں یہ بھی تسلیم کرنا چاہیے کہ وہ حکمت اور راست بازی میں کامل ہے۔چُناؤ کا یہ منصوبہ خُدا کی وہ حکمت ہے۔جو ہر زمانے میں عیاں کی گئی جس طرح کہ افسیوں 11-1:3 یں لکھا ہے۔''ہمارے خُداوند یسوع

مسیح کے خُدا اور باپ کی حمد ہو جس نے ہم کو مسیح میں آسمانی مقاموں پر ہر طرح کی رُوحانی برکت بخشی ۔ چنانچہ اس نے ہم کو بنائے عالم سے پیشتر چن لیا۔ تا کہ ہم اسکے نزدیک محبت میں پاک اور بے عیب ہوں۔ اور اس نے اپنی مرضی کے نیک ارادہ کے موافق ہمیں اپنے لیے پیشتر کیا کہ یسوعؔ مسیح کے وسیلہ سے اس لیے کہ پالک بیٹے ہوں۔ تا کہ اس کے اس وسیلہ سے مخلصی یعنی قصوروں کی معافی اس کے اس فضل کی دولت کے موافق حاصل ہے جو اس طرح کی حکمت اور دانائی کے ساتھ کثرت سے ہم پر نازل کیا۔ چنانچہ اس نے اپنی مرضی کے بھید کو اپنے اس نیک ارادہ کے موافق ہم پر ظاہر کیا جسے اپنے آپ میں ٹھہرالیا تھا تا کہ زمانوں کے پورے ہونے کا ایسا انتظام ہو کہ مسیح میں سب چیزوں کا مجموعہ ہو جائے خواہ وہ آسمان کی ہوں۔ خواہ زمین کی اسی میں ہم بھی اس کے ارادہ کے موافق جو اپنی مرضی کی مصلحت سے سب کچھ کرتا ہے۔ پیشتر سے مقرر ہو کر میراث بنے۔'' چنانچہ اگر خدا کا یہ منصوبہ ہے کہ کچھ لوگوں کا نام برّہ کی کتابِ حیات میں لکھے جائیں اور پھر وہاں سے کاٹے نہ جائیں۔ اس لئے وہ اس کی دُلہن کے نام ہیں۔ تو ہمیں اس بات کو تسلیم کر لینا چاہیے اور اگر یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعض ایسے لوگ بھی ہیں۔ جن کے نام کتابِ حیات کے ریکارڈ میں لائے گئے۔ لیکن خُدا ان کے متعلق پہلے ہی جانتا ہے کہ وہ گریں گے۔ اور ان کے نام مٹائے جائے گا۔ تو ہمیں اسی کو بھی تسلیم کرنا چاہیے۔ اور اگر ایسے لوگ بھی ہیں۔ جن کے نام کتاب حیات میں کبھی نہ لکھے گئے۔ تو ہمیں یہ بھی قبول کرنا چاہیے۔ پھر اگر ایسے لوگ بھی ہیں جو سفید تخت کی عدالت کے بعد ابدی زندگی میں داخل ہونگے محض اس لئے کہ انہوں نے بھائیوں کے ساتھ نیکی کی۔ تو ہم اسے قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتے ۔ کیونکہ خُدا کی عقل کو کس نے جانا ہے کہ اسے نصیحت کرے؟ اس کی جگہ ہمیں ایمان میں اس کے تابع رہنا چاہیے۔ جو ہمارا باپ اور ہماری زندگی ہے۔

282-2 اس مضمون کو زیادہ صاف طور پر سمجھنے کے لیے یہ بہتر ہوگا کہ ہم اس تک کلیسیائی اندازِ فکر کے ساتھ رسائی حاصل کریں۔ اب تک ہم صرف انفرادی ناموں کے کاٹے جانے کا ذکر کرتے رہے ہیں۔ لیکن اب ہم انفرادی پر نہیں بلکہ گروہی انداز سے دیکھیں گے ایسا کرنے کے لئے ہم گزشتہ تمام زمانوں سے لے کر اب تک کلیسیا کو گیہوں کے ساتھ تشبیہ دیں گے۔ گیہوں کے دانے کو جب بویا جاتا ہے تو وہ اکیلا ہی ہوتا ہے۔ لیکن مخالفِ مراحل میں سے گزرنے کے بعد وہ بہت سا پھل لاتا ہے۔ وہ اکیلا دانہ مرجاتا ہے۔ لیکن مرجانے کے بعد زندگی اس دانے کے اندر ہوتی ہے۔ ایک پودے میں رونما ہوتی ہے۔ جو بالا آخر اسی زندگی کا حامل ہوتا ہے۔ جو کثرت سے ظاہر ہوتی ہے۔ یسوعؔ گیہوں کا ایک عظیم دانہ مرگیا۔ وہ لا ثانی بیج جو کلیسیا کی زندگی ہے۔ تمام کلیسیائی زمانوں کے اندر کلیسیا کے درمیانی کھڑا ہو کر اپنی زندگی دے رہا ہے۔ تا کہ آخر کار قیامت کے روز وہی زندگی بدنوں کے اندر اسی طرح ظاہر ہو۔ جس طرح کے اسی بدن سے ظاہر ہوئی تھی۔ یہ قیامت کا دن ہوگا کہ ایک شاہی بیج اپنی طرح کے بہت سے شاہی بیجوں کو دیکھے گا۔ حتیٰ کہ وہ بھی اسی کی مانند ہونگے۔ کیونکہ یوحنا کہتا ہے کہ ''ہم بھی اس کی مانند ہونگے''۔ جب یوحناؔ بپتسمہ دینے والا گیہوں کو کھتے میں جمع کرنے کی بابت کہہ رہا تھا۔ تو وہ اسی بات کی طرف اشارہ کر رہا تھا یہ قیامت ہے جس میں چھڑائے ہوئے مخلصی یافتہ لوگ جو ابدی زندگی کے لیُ چنے گئے ہیں۔ اندر دخل ہونگے۔

283-1 گیہوں کے اس پودے کا ریکارڈ جس کا انجام اصلی بیج کو بہت سے دانوں کی صورت میں پیدا کرنا ہے۔ کتابِ حیات ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ گیہوں کے اس پودے کی تاریخ یا ریکارڈ کتابِ حیات ہے۔ جو کتابِ حیات کا ایک حصہ ہے اور یہ ابدی زندگی کا ریکارڈ ہے۔ اس بات کو گیہوں کے پودے کا جائزہ لینے سے دیکھا جا سکتا ہے۔ ایک دانہ بویا جاتا ہے۔ جلد ہی ایک پتی نمودار ہوتی ہے۔ لیکن وہ گیہوں نہیں ہوتی۔ پھر یہ بڑھ کر ایک ڈنٹھل بن جاتا ہے۔ لیکن یہ اب بھی گیہوں نہیں۔ زندگی تو اس میں ہے۔ لیکن یہ ایک گیہوں نہیں پھر یہ گیہوں کا پودا تو ہے۔ لیکن گیہوں نہیں۔ پھر اس کے اندر گیہوں کا تخم زیرے کی شکل میں ظاہر ہونے لگتا ہے اور ہم اس پر چھلکا دیکھتے لگتے ہیں۔ اب یہ بالکل بیج کی طرح دکھائی دینے لگتا ہے۔ لیکن پھر بھی یہ گیہوں نہیں۔ اس کے بعد ان چھلکوں کے اندر دانہ بننے لگتا ہے۔ پھر وہ اپنی اصلی حالت میں ظاہر ہوتا ہے کہ پکی

ہوئی فصل کو کاٹا جائے۔

283-2 یسوعؔ مسیح مر گیا۔اس نے اپنی جان دے دی۔وہی زندگی کلیسیا میں واپس آئی کہ مردوں کی قیامت کے وقت بہت سے بیٹوں کو اس کے جلال میں داخل کرے لیکن جس طرح کہ گیہوں کے دانے کو بہت سے دانے پیدا کرنے کے لیے مختلف مراحل میں سے گزرنا پڑا۔اسی طرح ایک ایسی کلیسیا ہونی چاہیے۔جو مسیح کی زندگی دونوں تک پہنچائے۔جس طرح کہ پتی۔ڈنٹھل۔پھولوں کا گچھا اور جھالر دانے کو لے کر اسی طرح کلیسیا بھی پچھلے تمام دانوں میں دانے کو اٹھائے آگے بڑھتی رہی۔گو وہ خود بیج نہ تھی۔یہی وجہ ہے کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ کتابِ حیات گیہوں کا مکمل پودا ہے۔

283-3 آیئے!ہم ایک بار پھر اس پر غور کریں۔یہاں اصلی بیج ہے۔جو بویا گیا۔اس نے ایک پتی کو پیدا کیا۔وہ بیج نہ تھی پتی پر ڈنٹھل بنا لیکن وہ بھی بیج نہ تھی۔اس کے بعد ایک چھلکا ابھرا۔جس کے اندر دانے نے صورت اختیار کرنی شروع کر دی۔لیکن یہ چھلکا یا گھنڈی بھی اصل چیز نہ تھی۔اسکے بعد جھالر نمودار ہوئی جھالر کے بعد رحم گل میں زیرہ پڑا۔اور اس پودے کا ایک حصہ جی اٹھا۔اصلی بیج میں سے کچھ جو اوپر آیا۔وہ باقی پودے کے ساتھ مل کر ایک دانے کی صورت اختیار کر گیا۔لیکن سارا پودا دانہ کیوں نہیں؟اس لیے کہ یہ آخر میں تخلیق ہوا۔اس پودے کا صرف کچھ حصہ ہی دانہ بنا۔اور وہ اس لئے کہ اسی گیہوں کے پودے کا کچھ حصہ ہی ابدی زندگی تھی یعنی پورا گیہوں۔

284-1 آپ کے پاس اسرائیلؔ کا مکمل نمونہ ہے۔جب انہوں نے مصر کو چھوڑا۔تو تقریباً بیس لاکھ مضبوط لوگ تھے۔وہ سب کے سب قربانی کے خون کے ذریعے بچ گئے۔سب نے سمندر میں بپتسمہ لیا۔سب کے سب رُوح القدس کے ظہور اور برکت سے لطف اندوز ہوتے ہوئے پانی سے باہر نکلے۔سب نے فرشتوں کی خوراک کھائی اور سب نے اسی چٹان میں سے پیا۔جو اس کے ساتھ ساتھ چلتی تھی۔تو بھی ان میں سے چند لوگ ہی ایسے تھے۔جو اپنے بچوں کو ملکِ کنعانؔ تک پہنچا سکے۔تمام اسرائیلی۔اسرائیلی نہیں۔اور ماسوائے ایک چھوٹی سی اقلیت کے باقی سب کے نام کتابِ حیات میں کاٹ ڈالے گئے۔

284-2 آج کلیسیائیں بھی اسی طرح ہے۔کتابِ حیات میں سے نام کاٹے جانے والے ہیں۔لیکن اَبدی زندگی کی کتاب میں سے کوئی نام نہ کاٹا جائے گا۔اس لئے کہ وہ ایک الگ کتاب ہے۔گو وہ کتابِ حیات کا ہی ایک حصہ ہے۔اور خُدا کی گواہی یہ ہے کہ اس نے اپنے بیٹے کے حق میں گواہی دی ہے۔جو خُدا کے بیٹے پر ایمان رکھتا ہے۔وہ اپنے آپ میں گواہی رکھتا ہے۔جس نے خُدا کا یقین نہیں کیا۔اس نے اسے جھوٹا ٹھہرایا کیونکہ وہ اس گواہی پر جو خُدا کے اپنے بیٹے کے حق میں دی ہے۔ایمان نہیں لاتا۔''اور جن کے پاس زندگی ہے وہ بنائے عالم سے پیشتر اس میں تھے۔وہ بنائے عالم سے پیشتر اس میں چُنے گئے تھے۔وہ عظیم شاہی تخم یسوعؔ مسیح بویا گیا۔(وہ مر گیا)اور وہ زندگی جو اس میں تھی۔گیہوں کے پودے کے ذریعے اوپر آئی اور بے شمار گیہوں کے دانوں کی صورت میں اسی زندگی کو دوبارہ پیش کر رہا ہے۔اور اب وہ رُوح کے وسیلے سے بالکل اصل کی مانند ہیں۔

284-3 اب ہم دیکھ سکتے ہیں کہ مخلصی یافتہ لوگوں کو یعنی دلہن کو اصلی مالک نے کیوں دوبارہ خرید لیا۔(جس طرح حواؔ آدمؔ کے اندر تھی۔اسی طرح دُلہن بھی اس کے اندر تھی)اور وہ کبھی بھی اپنے بدن کا نام ریکارڈ میں سے خارج نہ ہونے دے گا۔وہ اس کے بدن کا حصہ ہے۔اور وہ تخت پر بیٹھی ہے۔اس کی کبھی عدالت نہ ہوگی۔دلہن میں سے ہر ایک اس کا ممبر ہے اور وہ ایک کو بھی نہیں کھوتا اس لئے وہ ان لوگوں کے اندر تو یہوداہؔ اسکریوتی کی طرح کے لوگ بھی ہیں جن کا نام تو ریکارڈ میں تھا۔لیکن ان کے نام مٹائے گئے۔ہم ایسے لوگوں کو اس گروہ میں دیکھ سکتے ہیں جو آخری دنوں میں جی اٹھیں گے۔گو انہوں نے عجیب و غریب کام کئے ہونگے۔لیکن یسوعؔ ان سے کہے گا کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی۔یہ بات نہیں کہ وہ انکو جانتا نہ تھا۔وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے اور وہ ان کو جانتا تھا۔لیکن وہ دُلہن کی حیثیت سے نہ جانے گئے تھے اور نہ ہی وہ

دوسری قیامت کے راستبازوں کے طور پر جانے گئے تھے۔انہوں نے کوئی پھل نہ پیدا کیا اور چونکہ وہ کلام سے باہر تھے۔ وہ اس میں قائم نہ تھے۔ بدیں وجہ سے ان کو موت کی سزا دی گئی۔ پھر جیسا کہ ہم نے پہلے دکھایا ہے کہ کچھ ایسے لوگ بھی ہونگے جو دُلہن کے ساتھ کھڑے ہوئے اور اس کے لئے مدد تسلی کا باعث بنے اس قسم کے لوگوں کے نام کتابِ حیات میں قائم رہیں گے،اور وہ ابدی زندگی میں داخل ہونگے اور آخر میں وہ لوگ ہونگے اور وہ آگ کی جھیل میں ڈالے جائیں گے۔

چنانچہ گیہوں کا دانہ جو کٹائی کے لیے ایک پودا بن گیا کلیسیا کا ریکارڈ ہے۔اور جس طرح کہ تمام پودا گیہوں کا دانہ نہیں اور جس طرح کہ گیہوں کا تمام پودا گیہوں کا دانہ تھا۔اور جس طرح کٹائی کے وقت تمام پودے کو ہی استعمال نہیں کیا جاتا۔اس طرح کلیسیا ہے۔ تمام کلیسیا دلہن نہیں اور نہ ہی سب کو ابدی زندگی دی گئی۔ بلکہ اس کے کچھ حصے کو کھتے میں جمع داخل کیا گیا اور جو کچھ حصے کو بھی جو بھوسی تھا۔ آگ کے اندر جلایا گیا اور بالکل یہی بات یوحنا بپتسمہ دینے والے اور یسوع نے کہی کیونکہ یوحنا نے کہا کہ گیہوں کو تو کھتے میں جمع کیا جائے گا اور بھوسی کو اس آگ میں ڈالا جائے گا۔ یسوع نے کہا کہ پہلے کڑوے دانوں کے گھٹے باندھ لو اور پھر گیہوں کو جمع کرو۔ ورلڈ کونسل چرچز آج کڑوے دونوں کے گھٹے باندھ رہی ہے۔اس لئے کہ کڑوے دانوں کا پہلے جلایا جانا ضروری ہے اور گوان کا انجام جلایا جانا ہے لیکن یہ فوری طور پر نہ جلائے جائیں گے۔ بلکہ ان کو ایک خاص وقت تک رکھا جائے گا۔یعنی ایک ہزار سال کے خاتمے یا دوسری قیامت تک لیکن کڑوے دانوں کے باندھے جانے کے بعد دُلہن کسی بھی وقت اوپر اٹھائی جاسکتی ہے اور یہ واقعہ کڑوے دانوں کے باندھے جانے اور مخالفِ مسیح کے ظاہر ہونے کے درمیانی عرصہ میں ہوگا۔ پھر وہ دن آئے گا۔ جب سب مردے جی اٹھیں گے۔جس طرح کہ دانی ایل نے دیکھا۔ وہاں بادشاہ اپنی دُلہن کے ساتھ ہوگا اور ان کے سامنے ایک بہت بڑی بھیڑ عدالت کے لیے جمع ہوگی ہاں سب وہاں ہونگے۔تمام کتابیں کھلی ہونگی ہر چیز کا آخری وقت آجائے گا۔ کٹائی ختم ہوجائے گی اور کتابیں جو کسی وقت کھلی تھیں۔اب بند ہوجائیں گی۔

285-2　اس مضمون کو ختم کرنے سے پیشتر مجھے اس بیان کا حوالہ دینے کی اجازت دیں۔ جو میں نے ابتدا میں دیا کہ خُداوند نے کلام میں ایک بار بھی نہیں کہا کہ وہ اس وقت ناموں کا ریکارڈ تیار کررہا ہے یہ بالکل درست ہے۔تاہم مستقبل کے متعلق ایک حوالہ ہے۔اور یہ زبور 87 میں پایا جاتا ہے۔اسی زبور میں بتایا گیا ہے کہ خُداوند ان سب کے نام لکھ رہا ہے۔ جو صیون میں پیدا ہوئے۔ ہم کسی طرح بھی نہیں سوچ سکتے کہ خُدا زمانوں کے ختم ہونے کا انتظار کرے گا۔ کہ صیون میں کون کون سا شخص پیدا ہوگا۔ یہ بات خُدا کو ہر چیز کا جاننے والا ثابت نہیں کرتی۔ یقیناً وہ سب کچھ جانتا ہے۔لیکن یہ کیا ہے؟ یہ محض نظر ثانی شدہ رجسٹر نہیں۔جس میں خُدا ایک نئے ریکارڈ میں ان لوگوں کے نام لکھتا ہے۔جو دوسری قیامت کے دن قائم رہیں گے۔اور صیون کے ساتھ تعلق رکھیں گے۔یقیناً یہ ایسے ہی ہے۔

286-1　''بلکہ اپنے باپ اور اُس کے فرشتوں کے سامنے اس کے نام اقرار کرونگا''۔آسمان پر حاضری لی جارہی ہے۔''اگر آدمی مرجائے تو کیا وہ پھر زندہ ہوگا؟''میں اپنے مقررہ وقت کے تمام دنوں تک انتظار کرونگا۔ جب تک کہ تبدیلی نہ آئے۔ تو مجھے بلائے گا اور میں تجھے جواب دونگا اور تیری خوشنودی تیرے ہاتھ کے کاموں میں ہوگی۔ عظیم چرواہا اپنی بھیڑوں کو نام لے کر بلا رہا ہے۔ خُدا کی تخلیق کرنے والی آواز ان کو خاک پر سے بلا رہی ہے یا انکی ذات کو تبدیل کررہی ہے۔ گو وہ سوئے نہیں۔ یہ اوپر اٹھایا جاتا ہے۔ یہ برّہ اور اس کی دُلہن کی شادی کی عظیم دعوت ہے۔

286-2　لیکن اوپر اُٹھایا جانا ہی حاضری نہیں۔ بلکہ دوسری قیامت کے وقت بڑے سفید تخت کے سامنے باپ اور اس کے فرشتوں کے سامنے ناموں کا اقرار کیا جائے گا۔ جو شخص اس بات کو جانتے ہیں۔انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ انسانی کانوں کے لئے زیادہ میٹھی آواز اس کے اپنے نام کی پکار ہوگی۔لوگ کس طرح عوام میں اپنا نام سننا چاہتے ہیں۔لیکن اگر آپ کے نام کتابِ حیات میں ہیں اور ان کو پاک فرشتوں

کے سامنے ظاہر کرنے کے لیے رکھا گیا ہے۔تو زمین کی کوئی آواز بھی اس قدر لطیف نہ ہوگی۔جس قدر کہ خُدا کی کوئی وہ آواز ہوگی۔جس سے وہ آپ کا نام پکارے گا۔وہ کیسا ہی مبارک دن ہوگا۔جب ہم یسوعؔ کو یہ کہتے ہوئے سنیں گے کہ ''اے باپ انہوں نے اپنی زمینی زندگی میں میرے نام کا اقرار کیا۔اوراب میں تیرے اورآسمان کے سب فرشتوں کے سامنے ان کے نام کا اقرار کرتا ہوں''۔

286-3 ''جس کے کان ہوں وہ سنے کہ رُوح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے''۔روح نے ایک بار پھر کلام کیا ہے۔ایک بار پھر ہم نے رُوح کی اس آواز کی نظرِثانی کی ہے جو اس نے دوسرے زمانے میں کہی۔اور ہم نے اسی ریکارڈ کو درست پایا ہے۔ایک اور زمانہ گزر گیا ہے اور جو کچھ اس نے کہا وہ بالکل دُرست ثابت ہوا۔یہ ان لوگوں کے لئے کس قدر تسلی کی بات ہے۔جو آخری دنوں کی دُلہن ہونے کی امید لگائے بیٹھے ہیں۔یہ ہمارے دلوں کو اچھلنے کے لئے مجبور کرتی ہے کہ وہ وفادار ہے اور اپنے تمام وعدوں کو پورا کرے گا۔اگر وہ سردیسؔ کے زمانے کے لوگوں کے ساتھ وفادار رہا ہے۔تو وہ ہمارے زمانے کے لوگوں کے لئے بھی ویسے ہی سچا ہے۔اگر وہ لوگ اسکے فضل اور قوت کے ساتھ قبول کئے جائیں گے تو اسی طرح ہم بھی قبول کئے جائیں گے۔چنانچہ آیئے۔ہم کاملیت کی طرف آگے بڑھیں۔اور خُداوند کے ساتھ ہوا میں ملاقات کریں اور یوں ہمیشہ اس کے ساتھ رہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆